www.KitaboSunnat.com

میں اہلحدیث کیسے ہوا؟

خالد گرجاکھی

ناشر
اِدارۂ احیاء السُّنّہ گھرجاکھ گوجرانوالہ پاکستان

۲
م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

میں اھلحدیث کیسے ہوا؟

خالد گرجاکھی

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارۂ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

26415

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر...17295.....

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمین الحمد لله الذی ھدٰنا لھذا وما كنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا الله - لولا الله ما اھتدینا ولا صدقنا ولا صلینا - وصلی الله علی رسوله محمد خیرة خلقه الذی اصطفاه لھدایة الجن والانس وعلی آله واصحابه الذین یحملون ھذا العلم والدین ویبلغونه فی اطراف الارض -

امابعد فاعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزة ونفثه ونفخه بسم الله الرحمٰن الرحیم - ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین كله ولوكره المشركون -

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق جن وانس کی ہدایت کے لیے خود آسمان سے ہدایات نازل فرمائیں اور انسان کو حق و باطل دونوں راستے بتادیے اور ان دونوں کا انجام بھی بتادیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اے انسان میں نے تجھے عقل و فکر دیا ہے تاکہ تو حق و باطل میں امتیاز کر سکے۔ تجھ پہ زور نہیں ہے تجھے صرف راہنمائی کی جائے گی اگر حق کو قبول کرے گا تو دنیا میں بھی سلامتی اور امن میں رہے گا اور آخرت میں بھی عذابوں سے بچا رہے گا اور اگر اندھا بن رہے گا تو دنیا میں بھی پریشانیاں تیرا پیچھا نہ چھوڑیں گی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں راہ راست اور بھلائی کو معروف فرمایا ہے اور کج روی اور بُرائی کو منکر فرمایا ہے معروف کا معنی ہوتا ہے جو سب لوگوں میں مشہور ومعروف ہو اور منکر کا معنی ہوتا ہے جس کو ہر بھلا انسان ناپسندیدہ جانے انسانی فطرت اسے قبول کرنے سے انکار کرے۔

انبیاء کی تعلیم کی بنیاد ہی معروف پر ہے لوگوں کو اچھے کاموں کی طرف بُلانا اور ظلم و زیادتی اور بُرائی و بے حیائی سے روکنا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؐ کی طرف پہلی وحی آئی تو آپ کچھ گھبرا گئے گھر آکر حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے بات کی تو ان کے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ دلوں پر لکھنے کے لائق ہیں فرماتی ہیں واللہ لا یضیعك اللہ۔ اللہ کی قسم آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپ اخلاق حسنہ سے مزین ہیں ہر غریب نادار کی ہمدردی کرنا مسافروں کو کھانا کھلانا ناداروں کے بوجھ اور قرضے خود برداشت کرلینا ہر بھلائی کے کام میں ممد و معاون ہونا جو ایسے اخلاق حسنہ کا مالک ہو اسے اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔

اسلام ہر اس کام کو جسے ہر انسان اچھا کہتا ہے اس کا حکم کرتا ہے مثلاً سچ بولنا ہے غریب کی ہمدردی کرنا کسی کو دھوکا فریب نہ دینا کسی پر ظلم نہ کرنا اس کو معروف کہا جاتا ہے۔ اور ہر اس کام سے روکتا ہے جو انسانی فطرت کے خلاف ہو ہر ذی شعور اسے پسند نہ کرے جیسے چوری۔ جھوٹ بدکرداری، بدمعاشی، بے حیائی ظلم و زیادتی اور اسی کو منکر کہتے ہیں۔

جب مسلمان پہلی ہجرت کرکے حبشہ گئے تو مشرکین مکہ ان کے پیچھے گئے تاکہ وہ وہاں بھی سکون حاصل نہ کرسکیں اور شاہِ حبشہ نجاشی سے شکایت کی اس نے انھیں بلایا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے شاہِ حبشہ ہم لوگ بدکار و بدمعاش

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے پتھروں کو پوجتے تھے لوگوں پر ظلم کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف پیغمبر مبعوث فرمایا اس نے آکر تمام معبودوں کی عبادت چھڑا کر ایک اللہ کی عبادت پر لگا دیا ہم ظلم سے روک دیا ہر انسان کا ہمدرد بنا دیا ہم لوگوں کے مال لوٹ لیتے تھے اس نے ہمیں لوگوں کی خیر خواہی سکھائی ۔ ہم بدکرداری کرتے تھے اس نے ہمیں بے حیائی سے روک دیا آپ ہی ان سے پوچھیں کیا ہم نے ان پر ظلم کیا ہے؟ ان کا کچھ لے کر بھاگ آئے ہیں کسی پر ظلم و زیادتی کی ہے یہ ہمارے پیچھے کیوں آئے ہیں نجاشی بادشاہ نے جب سُنا تو ان سے پوچھا اور کہا اگر یہ باتیں دُرست ہیں تو پھر یہ واقعی اللہ کا رسول برحق ہے جس کے متعلق سابقہ کتب میں علامات بتائی گئی ہیں۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ انسان سمجھ سوچ کر پوری تحقیق سے اسلام کو قبول کرے اور پھر اس کے ثمرات دیکھے کہ کس طرح امن و سلامتی ملتی ہے۔ دنیا میں بھی امن و سکون اور آخرت میں بھی سلامتی عذاب سے اور سکونِ جنت نصیب ہوگا۔

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور سچا زندگی گزارنے کا طریقہ دیا ہی اس لیے ہے کہ لوگ اس امن و سکون کی زندگی کو قبول کریں تاکہ یہ دین دوسرے تمام دینوں پر غالب ہو اگرچہ منکر لوگوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

لوگوں کی بدنصیبی ہے کہ ایسا دین جو سچا ہو اور جس کے ثمرات انہوں نے دیکھے بھی ہوں اسے چھوڑ کر خود ساختہ مسائل کو دین میں درج کر دیں۔ حالانکہ اس دین اسلام کے متعلق اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہو کہ یہ دین کامل اور مکمل ہے اس میں کسی ترمیم و اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور خود ساختہ مسائل کے متعلق بزرگان دین نے یہ فرمایا ہو کہ چوتھی صدی سے قبل یہ کچ [illegible] ی نہیں تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا الہام یہ ہے کہ آخری پیغمبر کافۃ للناس ہو ساری دنیا کا ایک ہی راہنما ہو لیکن لوگوں نے اس دین کو اتنا تنگ کر دیا ہے کہ صرف چار اماموں تک محدود کر دیا ہو۔ بلکہ چار اماموں تک یا بارہ اماموں تک یا پنجتن پاک تک اس کو محدود کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ونفسی ومالی کی توہین ہے ؎

ابن مریم نے بجا ہے مردے زندہ کر دیے
وا ایلئے بطحا نے تو صدہا مسیحا کر دیے

جس پیغمبر کی فیضان صحبت نے ڈیڑھ لاکھ کا صرف ایک مجمع جو حجۃ الوداع کے میدان میں تھا کو پاک تن کر دیا بلکہ ائمہ دین بنا دیا بعد کے تمام دنیا کے امام اکٹھے کر لیے جائیں تو صرف ایک ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ اسے اتنا تنگ کر دیا کہ صرف چار یا پانچ تک محدود کر دیا کتنی بے انصافی ہے۔

پھر اس کے بعد صرف ایک فرقہ حنفی جن کی فقہ ایک ہے ان کے بھی کئی ٹکڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے ایک صدی قبل حنفیوں میں ایک مسئلہ پر اختلاف ہوا اس مسئلہ میں بریلوی مکتب کے لوگ سچے تھے اور دیوبند مدرسہ کے لوگ غلطی پر تھے لیکن یہ خلیج اتنی وسیع ہوئی ایک فقہ کے ماننے والے ہو کر ایک دوسرے کو کافر اور ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہو گئے۔

دیوبندی مکتبہ فکر کو آج سے بیس سال پہلے خیال آیا کہ لوگ تو اہلحدیث یعنی خالص قرآن وحدیث کو مانتے چلے جا رہے ہیں اور سب سے زیادہ نقصان بھی ہمیں ہی ہے چلو بریلوی مکتب فکر سے صلح کر لیں چنانچہ انہوں نے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسئلہ سماع موتیٰ وغیرہ کو اپنا لیا لیکن بدنصیبی ان کی کہ بریلوی مکتب فکر نے پھر بھی انہیں قبول نہ کیا۔

درحقیقت دیوبندی اور بریلوی دونوں ایک ہی مکتب فکر ہے صرف دیوبند

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والوں نے اپنے آپ کو کیموفلاج کر کے ذرا توحید و سنت کا نام لینا شروع کر دیا حالانکہ اصل دیوبند کی کتابوں میں ساری وہی باتیں تھیں جو بریلوی کہتے ہیں صرف بریلوی حضرات ان مسائل پہ بالکل کھل کر عمل کرتے رہے اور دیوبندی ذرا چھپ چھپا کر عمل کرتے رہے۔

چند سالوں کی بات ہے ہمارے ایک بزرگ نے پیشن گوئی کی تھی کہ دیوبندی جلد ختم ہو جائیں گے جو مخلص لوگ ہیں وہ اہلحدیث ہو جائیں گے اور باقی بریلویوں سے مل جائیں گے۔

حیرانگی کی بات ہے کہ اب دیوبندی اور بریلوی لوگ بھی کئی دھڑوں میں بٹ گئے ہیں۔

زیر مطالعہ مضامین" میں اہلحدیث کیسے ہوا" دراصل ۱۹۸۱-۸۲ء کے مضامین میں جو کہ ہمارے مجلہ میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ آج سے دس سال قبل تو واقعی ان علمائے کرام کا اہلحدیث ہونا ایک اچنبھا لگتا تھا اب تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر جگہ سمجھدار لوگ دھڑا دھڑ اہلحدیث ہو رہے ہیں جدون کا علاقہ سونیا کے مقام پہ چند اہلحدیث افراد کے گھر جلائے گئے لیکن بعد میں انہیں معذرت کے ساتھ واپس بلایا گیا اور ان کی جائیدادیں واگزار کی گئیں درحقیقت وہ اس کے لیے مجبور ہو گئے تھے کہ ایک سیلاب امڈ پڑا تھا لوگ اتنے زیادہ کتاب و سنت کے خالص ماننے والے ہو گئے اور علاقہ دیر کے تناول اور میدان کے علاقہ میں الحمدللہ بڑی جماعت اہلحدیث بن رہی ہیں اسی طرح کراچی وغیرہ میں بھی اور ملتان کا علاقہ تو اتنا زرخیز ہے کہ بڑی کثرت سے لوگ اہلحدیث ہو رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اہلحدیث کی دعوت بالکل خالص ہے صرف اللہ کی کتاب اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ان دو چیزوں سے دین مکمل ہو جاتا ہے باقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمام اُمت کے لوگ اس دین کو پہنچانے والے ہیں جن سے کبھی کوئی بات غلط فہمی سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ وہ ساری زندگی اس غلط فہمی پر گزار سکتے ہیں کیونکہ ان کی طرف وحی نہیں آتی ہے ہمیں چاہیے کہ اگر بزرگ امام کا مسئلہ غلط ہو تو ان کے لیے بخشش کی دعا کریں اور خالص کتاب و سنت کو قبول کرلیں چونکہ یہ دعوت اتنی خالص ہے اس لیے اسے قبول عام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو عاقبت سنوارنے کے لیے خالص کتاب و سنت قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ — اما بعد!

میں اہلحدیث کیوں ہوا —؟

(عبد الرحمٰن فاضل دیوبند فیصل آباد)

بندہ حنفی دیوبندی مذہب کا پیرو اور دار العلوم دیوبند سے فارغ ہو کر عرصہ دراز تک اسی مسلک پر عمل پیرا رہا پھر غیر جانب دارانہ تحقیق کر کے ۱۹۶۶ء میں مسلک اہلحدیث اختیار کیا اور اس کا باقاعدہ اخبارات میں اعلان کیا بہت سے لوگ پوچھتے ہیں تم نے ایسا کیوں کیا ؟

اس کے جواب میں یہ چند سطور تحریر کی ہیں اور اس میں اپنی زندگی کے مختلف ادوار بتائے ہیں جن سے گزر کر یہ عاجز تحقیق کے اس مقام پر پہنچا جس کا اعلان کرنا ضروری سمجھا نیز یہ بتایا ہے کہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے اس میں مذہب اہلحدیث ہی صحیح مذہب ہے۔

مذہب اہلحدیث یہی ہے کہ کوئی بات اس وقت تک تسلیم نہ کی جائے جب تک وہ قرآن وحدیث کے مطابق نہ ہو۔ اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف کسی بڑے سے بڑے عالم کی بات بھی ہو تو وہ بھی قابل قبول نہیں۔ ہم خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ میں نہ کسی عالم کو سند اور دلیل مانتے ہیں اور نہ ہی کسی امام کی ذاتی رائے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو شرعی مانتے ہیں بلکہ صحابہ کرامؓ کے بھی وہی ارشادات قابل قبول ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہوں - یہ ہے میرا مذہب -

میری زندگی کا پہلا دَور

میں ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوا - جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین اور ماحول سے جس طرح یہ تین عقیدے حاصل کیے کہ ۱ ہمارا خالق خدا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں اور ۲ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اور ہم آپ کے اُمتی ہیں اور ۳ مرنے کے بعد دوبارہ خدا ہم کو زندہ کر کے ہمارے عملوں کا حساب کتاب لے گا اور بہشت یا دوزخ میں بھیج دے گا - اسی طرح یہ عقیدہ بھی حاصل کیا کہ ہم حنفی ہیں اور ہمارا مذہب حنفی ہے یعنی ہم امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں اُس وقت ذہن میں نہ کسی تنقید کی قابلیت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی انسان موروثی عقائد پر تنقید پسند کرتا ہے -

سو میں بھی اسی طرح ان عقائد کو موروثی طور پر اختیار کرنے کے لیے تیار رہا - اور ان سے دلی وابستگی پیدا کر لی اور یہی وہ عقیدے ہیں جن کی بنا پر ایک آدمی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے کلمہ طیبہ تو ہم لوگ صرف تبرکاً پڑھتے ہیں الفاظ کا مطلب کچھ نہیں سمجھتے - میں نے بھی تبرکاً ہی یہ کلمہ پڑھنا اپنے ماحول سے سیکھ لیا اور معنیٰ و مطلب سے کوئی غرض نہ رکھی - اس کے بعد میں اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر سے

لہ یہ مضمون مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا ہے جب وہ اہلحدیث ہوئے تو لوگوں کے استفسار پر مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۹۶ھ یعنی آج سے پانچ سال قبل انہیں خود بصورتِ رسالہ شائع کرنا پڑا جو کہ بصد شکریہ و معذرت عرضِ خدمت ہے -

(خالد گھرجاکھی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رخصت ہوگیا اور مختلف اساتذہ سے بے شمار علوم و فنون پڑھتا رہا۔ صرف۔ نحو۔ منطق فلسفہ۔ فلکیات۔ فقہ۔ اصولِ فقہ وغیرہ اور جب ان علوم کا مقصد اساتذہ سے پوچھا جاتا تو وہ مقصد یہ بتاتے کہ ان علوم کے ذریعہ قرآن و حدیث کو انسان اچھی طرح سمجھ سکتا ہے گویا ان علوم کی تعلیم قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے حاصل کی جارہی تھی اس پر مجھے بارہا اپنے اساتذہ سے یہ عرض کرنا پڑا کہ آپ ان علوم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث بھی پڑھائیں تو جواب یہ ملتا کہ ان سب سے فارغ ہو کر تم آخری سال دورۂ حدیث پڑھوگے تو اس وقت قرآن و حدیث کا علم ہو سکے گا۔

یہ پہلا موقع تھا کہ میرے دل کو اس طرزِ عمل سے ایک دھچکا لگا مگر یہ وقتی حادثہ تھا جو دل میں آیا اور گزر گیا اور میرے اساتذہ کا اس میں کوئی قصور بھی نہ تھا اس لیے کہ سارے معاشرہ میں وہ نصابِ تعلیم پڑھا پڑھایا جاتا تھا جو شاہجہانی دَور میں ایک سرکاری عالم ملّا نظام الدین نے مرتب کیا تھا اور اسی لیے اس کا نام بھی درسِ نظامی ہے اور اہلحدیث کے بغیر سب شیعہ۔ سُنّی۔ بریلوی اور دیوبندی یہی نصاب آج تک پڑھتے پڑھاتے ہیں تو میرے اساتذہ بھی علماء کے اس معاشرہ میں رہتے تھے اس لیے انہوں نے بھی یہی نصاب پڑھانا تھا اور پڑھایا۔ میرے ان اساتذہ میں بعض بلند درجہ اساتذہ تھے جن کے فیض سے رب نے مجھے دولتِ علم سے نوازا اور میرے دل سے ہمیشہ اُن کے لیے دُعائیں نکلتی ہیں اور ان علمائے کرام نے ہی میرا یہ ذہن بنایا کہ جو علم تجھے پڑھایا جارہا ہے یہ خدا کی امانت ہے جو تیرے سپرد کیے جارہے ہیں اب تیرا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت اس طرح کرو کہ جو علوم حاصل کیے ہیں ان کی لوگوں کو تعلیم دو ان بزرگوں کی اسی تلقین سے متاثر ہو کر میں نے جس طرح زندگی کا ابتدائی دس سالہ دورِ تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقف کیا تھا اسی طرح فراغت کے بعد بیس سالہ دَورِ تعلیم دینے کے لیے وقف کیے رکھا اور الحمد للہ اس دَور میں مَیں نے خالصتہً رضائے الٰہی کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ درس و تدریس جاری رکھا۔

دوسرا دور

بہرحال جب دورِ طالب علمی کا وہ آخری سال آیا جب مجھے دورۂ حدیث پڑھنا تھا تو میں علم حدیث حاصل کرنے کے لیے ہندوستان گیا اور دیوبندی مسلک کے چوٹی کے علماء سے دورۂ حدیث پڑھا۔ جن میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ بھی شامل ہیں جو مملکتِ پاکستان میں شیخ الاسلام کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ان اساتذہ کرام کا علم بھی ہر شک و شبہ سے بالا ہے اور تقویٰ و دیانت بھی مسلمہ۔ مگر طریقہ تعلیم تو وہی تھا جو تمام حنفی علماء میں مروّج تھا چنانچہ دورۂ حدیث کے دوران میرے دل کو دو باتوں سے دھچکا لگا اوّل یہ کہ دورۂ حدیث میں حدیث کی چھ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن کو صحاح ستہ کہتے ہیں یعنی صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابوداؤد۔ سنن ترمذی۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ ان سب کتابوں کے مصنفوں میں سے کوئی ایک بھی نہ کسی امام کا مقلد ہے اور نہ ہی حنفی تو میرے دل پر یہ بات بہت گراں گزری کہ حدیثیں جمع کرنے والے محدث علماء میں سے کوئی بھی حنفی نہیں حنفی علماء کی کوئی کتاب حدیث رسولؐ کے متعلق ہمارے درس میں نہ تھی۔ کیونکہ ایسی کوئی کتاب ہے ہی نہیں۔ دوسری اس بات سے میرے دل پر زبردست چوٹ لگی کہ ہمارے اساتذہ سال بھر اُن حدیثوں کی تاویلوں پر طویل تقریریں کرتے رہے جو حدیثیں حنفی فقہ کے خلاف ہیں حتیٰ کہ بعض حدیثوں پر تو دس دس دن اور مہینہ مہینہ تقریریں ہوتی رہتیں اور ہم طلبہ یاد بھی کرتے اور لکھتے بھی رہتے مگر ایک ایسے طالب علم کے لیے جس نے سب علوم سمجھ کر پڑھے ہوں ان کے نزدیک ان تقریروں کی حیثیت محض غلط تاویلوں کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی۔ مجھے یاد ہے ہمارے ساتھ دورۂ حدیث میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جزائر مالا بار کا ایک شافعی طالب علم بھی شریک تھا وہ کہا کرتا تھا ہمارے اساتذہ اپنے مذہب کے مسائل کو دلائل کی بجائے مکوں کے زور سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ بعض اساتذہ دوران تدریس جوش میں تپائی پر زور زور سے مُکّے مارا کرتے تھے اس صورتِ حال سے میرا ذہن متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا مگر اس کے بعد بیس سالہ دَور میں اس اثر کے تحت میں صرف اس قدر فقہ کی تردید کیا کرتا تھا کہ جو مسائل گروہی اختلافی نہیں ہیں بلکہ شہنشاہوں اور جاگیرداروں کو خوش کرنے کے لیے لکھے گئے ہیں مثلاً میری اس تردید سے حنفی علماء تو ناراض رہا کرتے تھے مگر انصاف پسند تعلیم یافتہ حضرات پسند کیا کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ میرے ذہنی انقلاب کا یہ دوسرا واقعہ تھا۔

تیسرا دَور

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ میں اپنے بیس سالہ دورِ تدریس میں طلباء کو ترجمۂ قرآن اور حدیث کی ابتدائی کتاب مشکوٰۃ کا درس لازمی دیا کرتا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں مضمون حنفی نصاب میں داخل نہیں ابتدائی زمانہ میں طالب علم مخلص ہوتے تھے وہ میرے اس کام کی قدر کرتے تھے مگر تقسیم ملک کے بعد طالب علم میرے ان جبری درسوں کو بیگار سمجھنے لگے اور ملک کے طول و عرض میں مجھے اس کام پر مطعون کیا جانے لگا کہ وہ سخت طبیعت ہے اور طالب علموں سے جبراً بیگار لیتا ہے ان کو جبراً ترجمہ قرآن بھی پڑھاتا ہے اور مشکوٰۃ شریف بھی جب میں نے اپنے خلاف اس قسم کے طعنے اور الزامات سُنے تو میری طبیعت میں طالب علموں کو علم پڑھانے سے ہی ایک گونا بیزاری پیدا ہوگئی کہ انسانوں کے لکھے ہوئے علوم کو تو شوق سے پڑھتے ہیں مگر خدا اور رسول کے عطا کردہ علوم کو پڑھنا ایک بیگار سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو پڑھا کر عالم بنانے سے مجھے خدا کے ہاں کیا ملے گا؟ کیونکہ میں دنیا کے مال و متاع کے لیے تو نہیں پڑھا رہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تھا صرف رضائے الٰہی مقصود نہ تھی تو جب خدا کی کتاب اور پیغمبر کی حدیث کے ساتھ ان عالم بننے والے لوگوں کا یہ برتاؤ ہو تو ان کو پڑھانے سے نہ پڑھانا بہتر ہے۔

چوتھا دور

چوتھا واقعہ یہ پیش آیا کہ عام مدارس کو دوکان داری بنا لیا گیا اور پڑھنے پڑھانے والوں نے بھی اپنا مقصد حصولِ دنیا قرار دے لیا۔ اسی سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ ۱۹۶۳ء میں لائل پور شہر میں نماز تراویح کا اختلافی مسئلہ چھڑ گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ منٹگمری بازار اہلحدیث کی مسجد میں ایک جلسہ عام امام المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے یہ چیلنج کر دیا کہ بیس رکعت تراویح کوئی حنفی عالم ثابت کر کے دکھانا چاہے تو ہم مناظرہ کے لیے تیار ہیں میرے مدرسہ کے دو طالب علموں نے رقعہ لکھا کہ ہم تیار ہیں انہوں نے واپس آکر مجھ سے مناظرہ کے لیے کہا تو میں نے کہا کہ مناظروں سے مسائل ثابت نہیں ہوا کرتے۔ میں جلد ہی نماز تراویح پر ایک رسالہ لکھنے والا ہوں پھر میں نے رسالہ لکھنے کا عزم کیا تو چونکہ میں دوسرے حنفی مدرس علماء کی طرح باقی علوم و فنون کا ماہر تھا۔ مگر حدیث چونکہ کوئی پڑھتا ہی نہ تھا اس لیے حدیث میں مجھے کوئی مہارت نہ تھی۔ چنانچہ میں رسالہ کا مواد حاصل کرنے کے لیے مولانا سرفراز خان صاحب کے پاس گکھڑ گیا کیونکہ وہ اہلحدیث کے مقابلہ میں اختلافی مسائل پر کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بیس رکعت تراویح کی دو دلیلیں پیش کیں ایک مؤطا امام مالکؒ کی روایت جس میں راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان کی راتوں کو بیس رکعت کا قیام کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ مؤطا کی روایت ہے اس لیے یہ مستند ہے دوسری یہ دلیل پیش کی کہ سنن بیہقی میں یہ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تین دن باجماعت جو نماز تراویح پڑھائی تھی وہ بیس رکعتیں تھیں؎۱۔ مولانا سرفراز خان صاحب نے خود یہ فرمایا کہ اس روایت میں ابو شیبہ نامی ایک راوی ہے اور اہلحدیث اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں مگر اسمائے رجال کی کتاب میزان الاعتدال میں یہ ذکر ہے کہ امام بخاریؒ نے اس راوی کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ اور پھر مجھے میزان الاعتدال کی یہ عبارت نکال کر دکھائی اور لکھوائی۔ عبارت یہ ہے کہ ابوشیبہ کا ذکر کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ سکت عنہ البخاری۔ یعنی اس راوی سے امام بخاریؒ نے سکوت فرمایا ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس راوی پر کوئی تنقید نہیں کی اور جب امام بخاریؒ تنقید نہیں کرتے تو دوسرے محدثین کی تنقید کا کیا کام رہ جاتا ہے میں نے واپس آ کر رسالہ لکھ کر چھپوایا اور شائع کر دیا۔ اور یہ عبارت بھی لکھ دی اس پر ایک اہلحدیث عالم کی طرف سے یہ اشتہار شائع ہوا کہ اگر میزان الاعتدال سے مولانا عبدالرحمٰن صاحب یہ ثابت کر دیں کہ امام بخاریؒ نے ابوشیبہ کو ضعیف نہیں قرار دیا تو میں مولانا کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

مجھے یہ اشتہار پہنچا تو بڑی حیرت ہوئی کہ میزان الاعتدال میں یہ عبارت میں نے خود دیکھی ہے تو پھر یہ چیلنج کیسا؟ میں نے یہ سمجھا کہ شاید جو جملہ میں نے نقل کیا ہے اس کے سیاق و سباق میں کوئی اور عبارت ہو اور میں نے نہ دیکھی ہو۔ چنانچہ میں نے بحالتِ روزہ ہی لاہور کا سفر کیا اور کتاب میزان الاعتدال دو سو روپیہ میں خریدی مگر کتاب کا جب مطالعہ کیا تو عبارت بالکل درست تھی اور سیاق و سباق میں کوئی ایسا لفظ نہ تھا جس میں اس جملہ کی نفی ہو۔ میری حیرت اور بڑھ گئی اور

؎۱ اس مسئلہ کا پورا ذکر رسالہ صلوٰۃ التراویح میں مذکور ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واپس لائل پور آ گیا۔ یہاں آ کر میزان الاعتدال کا مقدمہ پڑھا تو وہاں یہ قاعدہ لکھا ہوا تھا کہ جب اسنادِ حدیث کی بحث میں یہ جملہ آ جائے کہ سکت عنہ البخاری۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ یا محدثین نے اُس راوی کو حد سے زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اس کے متعلق کوئی بحث کی جائے یا تنقید کی جائے یعنی وہ ناقابل اعتماد ہے یعنی کسی محدث کے سامنے کسی ایسے راوی کا ذکر آ جاتا کہ وہ حدیثوں میں سرے سے قابل اعتبار ہی نہ ہوتا تو محدث اُس کے متعلق کہہ دیتا۔ چھوڑو اس راوی کو یہ بھی کوئی محدث ہے؟ کہ اس پر کوئی بات کی جائے یعنی سرے سے اس قابل ہی نہیں کہ اُس کا محدثوں میں نام لیا جائے تو سَکَتَ عنہ البخاری۔ کا مطلب بھی اس قاعدہ کے مطابق یہ ہوا کہ امام بخاریؒ نے اس کے متعلق مکمل سکوت فرمایا ہے یعنی اس کے متعلق کوئی بات کرنا گوارا ہی نہیں کیا۔ جب یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے مولانا سرفراز خان صاحب کو لکھا کہ مذہبی تعصب میں آ کر دیانت کو چھوڑ دینا ایک عالم کے شایان شان نہیں ہے تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی تو زبانی فرمایا کہ مولوی صاحب ایسے اختلافی مسائل میں حقیقت یہ ہے کہ احادیث حنفیوں کے خلاف ہیں اور ایسے ضعیف سہاروں سے ہی کام لینا پڑتا ہے اس سے میرے ذہن پر زبردست چوٹ لگی اور افسوس ہوا کہ دین کے معاملہ میں یہ طرزِ عمل، یہ تو خالصتًہ یہودی علماء کا طرزِ عمل ہے۔ چنانچہ ان وجوہ کی بنا پر میں نے ایک طرف مدرسہ چلانے سے دست برداری اختیار کر لی اور دوسری طرف تقلیدی ذہن کو بالکل ترک کر دیا اور غیر جانب دار ہو کر عالمی مذاہب کا مطالعہ بھی کیا اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مسالک کا مطالعہ بھی غیر جانبداری سے کیا اس کے ساتھ ہی عالمی تاریخ بالعموم اور اسلامی تاریخ بالخصوص زیرِ مطالعہ رکھی اور اپنے لیے قرآن و حدیث کے غیر جانبدارانہ سمجھنے کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نصب العین بنالیا۔ چنانچہ چند سالوں کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے اختلافی مسائل میں برحق مذہب یہ ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں ملے اُس کو قبول کر لیا جائے اور اس کے سوا سب انسانوں کی باتوں کو قرآن و حدیث کے ساتھ تطبیق دی جائے جو بات قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس کو رد کر دیا جائے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی انسان معصوم نہیں تو پھر ہم غیر معصوم انسانوں کی تقلید کیوں کریں ترک تقلید کو نہ صرف یہ کہ میں نے اپنا مسلک بنایا بلکہ میرے نزدیک کسی بھی عالم کے لیے تقلید جائز نہیں اور عوام غریب تو علماء کے تابع ہوتے ہیں وہ معذور ہیں مگر علماء کے لیے تقلید کرنا قطعاً حرام ہے کیونکہ ایک مسلمان جب یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ط تو اس کلمہ کے پہلے جزء کا مطلب یہ ہے کہ انسان دل سے یہ عہد کرے کہ میں نے اپنا مالک و حاکم صرف خدا کو بنانا ہے اور اُسی کے حکموں پر چلنا ہے اور دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ یہ دَور ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا۔ لہٰذا خدا کا وہی حکم میں نے ماننا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ کے ذریعہ مجھ تک پہنچا ہے ہر مسلمان جب دل سے صرف دو ذاتوں کا حکم مان لینے اور اس پر چلنے کا عہد کرتا ہے ایک ذاتِ خداوندی جس کا حکم قرآن میں ہے اور دوسری ذات محمدی جن کا پیش کردہ طریقِ زندگی حدیث میں ہے تو پھر کسی مسلمان کے لیے بھی یہ قطعاً جائز نہیں کہ وہ قرآن و حدیث کے سوا کسی دوسرے کی تقلید کرے اور گروہی تعصب میں آ کر آنکھیں بند کر لے کیونکہ جس طرح خدا کے سوا کسی دوسرے کا حکم مان لینا الوہیت میں شرک ہے ایسے ہی حضرت محمد مصطفیٰ کے سوا کسی دوسرے کا حکم مان لینا یہ شرک فی الرسالت ہے اور جو مسلمان کسی کی بھی تقلید کرتا ہے یا وہ اُس کو حکم صادر کرنے کا اختیار دیتا ہے تو یہ شرک ہے الوہیت میں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر اُس کو حکم خداوندی کے ترجمان کا منصب دیتا ہے تو یہ رسالت میں شرک ہے اس لیے تقلید تو عوام کے لیے بھی حرام ہے اور علماء کے لیے بھی حرام مگر علماء اس جرم میں عوام کی طرف سے بھی ذمہ دار ہیں کیونکہ عوام کو وہ گروہ بندی میں لاکر تقلید کرنے پہ مجبور کرتے ہیں حالانکہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی بڑے سے بڑے شخص کی بات بھی ہو اُس کو ٹھکرا دینا لازمی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ تاریخ اسلامی میں مذکور ہے کہ حج کے موقع پر کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے تو سائل نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے خلاف بیان کیا کرتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا۔

یعنی کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعداری کیے جانے کے زیادہ حق دار ہیں ؟ یا عمر رضی اللہ عنہ ؟ (احکام الاحکام ج ۲ بحث ردِّ تقلید) یہ تھا صحیح ایمان کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف خواہ کسی جلیل القدر صحابی کی بات بھی ہو اُس کو بھی رد کر دیا جائے۔

بالآخر میں اہلحدیث ہوگیا

اب میرے سامنے دو ہی راستے تھے ایک راستہ تقلیدی مذہب کا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو مسائل حنفی فقہ کی کتابوں میں ہیں، میں ان کو دل سے خدائی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا اور دوسرا راستہ تحقیقی مذہب کا جس کا مطلب یہ ہے کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ احکام کو دل سے خداوندی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتا۔ تو میں نے دیانتداری سے دوسرے راستہ کو اختیار کیا اور پہلے راستہ کو رد کر دیا۔ یہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا راستہ مذہب اہلحدیث ہے اس لیے کہ مذہب اہلحدیث کا مطلب کسی خاص طبقہ علماء کی تقلید کرنا نہیں بلکہ قرآن وحدیث پر ایمان لاکر صرف قرآن وحدیث کے پیش کردہ احکام کو دل سے خدائی احکام مان کر ان کے مطابق عمل کرنا ہے لہٰذا میں نے مذکورہ بالا مختلف ادوار سے گزرنے کے بعد مذہب اہلحدیث اختیار کیا اور اس کا اعلان بھی کر دیا۔ اس کے بعد نماز تراویح۔ فاتحہ خلف الامام، نماز جنازہ وغیرہ مسائل پر چھوٹے چھوٹے رسائل بھی تصنیف کر کے شائع کرا چکا ہوں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی خداوند قدوس ہدایت عطا فرمائے اور وہ تقلید ترک کر کے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر اپنی عاقبت سنواریں۔ اس مختصر رسالہ کی اشاعت کی غرض بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے مطالعہ سے مسلمانوں کو اتباع سنت رسول اللہ کی توفیق مرحمت فرمائے۔

وماعلینا الا البلاغ

الداعی الی الخیر: عبدالرحمٰن (مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۹۶ھ ہجری)

اشاعت مجلہ نور الہدیٰ جولائی ۱۹۸۱ء

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب خطیب نالی والا (حلقہ حافظ آباد)

یہ مولانا وہاں کی مسجد کے خطیب اور پیش امام ہیں اور حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے وہاں پر ہمارے ضلع کے رکن اور مبلغ مولانا عبدالحمید صاحب ڈاہرا لوالی نے وہاں پر متعدد تبلیغی دورے کیے اور وہاں پر ایک دو مرتبہ یک روزہ تبلیغی کانفرنسیں کروائیں راقم الحروف بھی وہاں کئی مرتبہ گیا الحمدللہ مولانا محمد شریف صاحب کے راہِ راست پر آجانے سے ساری آبادی اور وہاں کے چوہدری عبدالغفور صاحب سارے کے سارے الحمدللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث ہو گئے ہیں چونکہ ان کی مسجد چھوٹی تھی الحمد للہ اب انہوں نے اپنی مسجد وسیع کرنے کا بھی پروگرام بنا لیا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

مولوی سیّد غلام مصطفےٰ صاحب
نچلے مانگٹ (حلقہ حافظ آباد)

نچلے مانگٹ میں صرف ایک گھر اہلحدیث تھا جو غالباً ضلع انبالہ سے آئے ہوئے تھے وہ بیچارے بہت پریشان تھے کیونکہ انہیں کوئی مسجد میں نماز بھی ادا نہ کرنے دیتے تھے۔ چنانچہ راقم الحروف آج سے قریباً تین سال قبل وہاں گئے اور ایک جگہ بھی مسجد بنانے کے لیے منتخب کی بلکہ مغرب کی نماز باجماعت وہاں ادا کر کے ایک قسم کا مسجد کا افتتاح کر آئے تھے لیکن چونکہ جماعت کے افراد اتنی جلدی مسجد بنانے کی سکت نہ رکھتے البتہ اس گاؤں میں حنفیوں کی دوسری مساجد کے علاوہ سید غلام مصطفےٰ صاحب بھی ایک مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے ویسے وہ اگرچہ حنفی تھے لیکن توحید والے اور برداشت کرنے والے تھے یہی وجہ ہے کہ جو افراد اہلحدیث تھے وہ جمعہ وغیرہ ان کے پیچھے ادا کر لیتے تھے حضرت شاہ صاحب کی اتنی عالی ظرفی کو بھی تنگ ظرف حنفی قبول نہ کر سکے چنانچہ گاؤں میں دوسری مسجد میں کسی سخت درشت زبان بریلوی مولوی کو لے آئے چنانچہ اس بریلوی مولوی نے اتنی مغلظات اور سخت زبان استعمال کرنا شروع کر دی کہ وسیع المشرب حنفی بھی اسے برداشت نہ کر سکے حضرت شاہ صاحب انہیں سلجھے ہوئے الفاظ میں جواب دیتے رہے کیونکہ حضرت شاہ صاحب ماشاءاللہ جید عالم دین اور عالم باعمل ہیں۔ چنانچہ یہ جھگڑا چلتا رہا حتیٰ کہ شاہ صاحب کا اتنا ناطقہ بند کیا کہ انہیں مسجد سے بھی نکلوانے کی کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ یہ جھگڑا قریباً عدالت تک بھی گیا چنانچہ شاہ صاحب نے انہیں کہا کہ بھائی ہم تو صرف حنفی احباب کے ساتھ چلنے کے لیے وسعت ظرف کا ثبوت دے رہے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مسائل میں دراصل اہلحدیث حق پر ہیں - بالآخر ایک دن وہ بھی آیا کہ اللہ تعالٰے نے انہیں علی الاعلان اہلحدیث ہونے کی توفیق عنایت فرمائی لوگو! اللہ تعالیٰ نے عالم باعمل کو بمع مسجد اور مقتدیوں کے اہلحدیث بنا دیا - مولانا عبدالحمید صاحب نے وہاں اعداد و شمار کروائے ماشاء اللہ ایک سو سولہ افراد اہلحدیث ہوئے جو قریباً اسی گھر ہیں اور عورتیں بچے اس کے علاوہ ہیں اب انہوں نے مسجد کی رجسٹریشن بھی کروائی ہے -

وہ آدمی مجھے ملے اور اس بریلوی مولوی کو جو بے نقط سنایا کرتا تھا بہت دعائیں دیتے ہیں کہ اگر وہ یہاں نہ آتا اور ہمیں اتنی بے نقط نہ سناتا تو شاید ہم سوچنے کی کوشش ہی نہ کرتے اور آج ہمیں یہ ہدایت نصیب نہ ہوتی -

اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ مغلظات اور گالی گلوچ تو مسلمان کو زیب ہی نہیں دیتا حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ منافق کی علامت کہ جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے اللہ تعالٰے نے قرآن میں منع فرمایا ہے کہ کسی کے جھوٹے خدا کو بھی گالی نہ دو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سچے خدا کو گالی دے - مجھے علامہ محمود عباسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ ایک شیعہ لڑکے نے ایک سنّی لڑکے کے سامنے خلفائے ثلاثہ کا نام لے کر گالی دینا شروع کر دیا - سنّی لڑکا پہلے تو برداشت کرتا رہا بالآخر اس نے حضرت علی رضؓ کو اسی طرح گالی دینا شروع کر دیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ یہ تیرے علی کو گالی دے رہا ہوں میرا علیؓ اور ہے میرا علیؓ اپنے تینوں ساتھیوں کا ساتھی ہے اسے گالی نہیں دے رہا - چنانچہ شیعہ لڑکے کی زبان بند ہو گئی اور اس کے بعد کبھی بھی اسے جرأت نہ ہوئی کہ برملا گالی دے -

میرا مقصد صرف یہ ہے کہ گالی دینا اچھے لوگوں کا شیوہ نہیں یہ بُرے لوگوں کی عادت ہوتی ہے علمائے کرام کو تو یہ بالکل ہی زیب نہیں دیتی -

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ ہمارا تبلیغی مشن بڑے پیار سے اور بہت اچھے انداز سے قریہ قریہ شہر شہر کام کر رہا ہے زبان میں شائستگی ہے اللہ کے فضل سے ہمارے مبلغ زبان کے زور سے کام نہیں لیتے بلکہ دلائل کے زور کے ساتھ ساتھ زبان کی شیرینی سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے یہ اس کا اثر ہے علمائے کرام مع مساجد کے اور مقتدیوں کے اہلحدیث ہو رہے ہیں۔

اب اس گاؤں میں باقاعدہ جماعت بن گئی ہے اور ان کا انتخاب ہو کر منظم طور پر کام کر رہے ہیں بلکہ حضرت شاہ صاحب نے ہمارے تبلیغی مشن میں حصہ لینے کے لیے بھی کہا ہے۔ انتخاب یہ ہے۔

سرپرست جماعت اہلحدیث مانگٹ نچلے

۱ صدر رانا دل محمد صاحب

۲ ناظم جناب چوہدری محمد رفیق صاحب

۳ ممبر عاملہ۔ چوہدری کمیدان خاں

۴ چوہدری لیاقت علی صاحب

۵ صوفی نذیر احمد صاحب

۶ مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب کرنالوی

۷ نائب صدر چوہدری فخر الدین صاحب

۸ خازن چوہدری فرزند علی صاحب

۹ چوہدری عبدالستار صاحب۔

۱۰ جناب اللہ دتہ صاحب۔

۱۱ چوہدری محمد صدیق صاحب۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴ - مولانا محمد حسین صاحب پردیسی نشاط آباد ضلع فیصل آباد -

مولانا صاحب اپنا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں کہ ہم کھیروڑ ضلع امرتسر سے فیصل آباد میں آئے اور مومن آباد محلہ میں رہائش کی - کھیروکا گاؤں قریباً سارا ہی اہلحدیث تھا سوائے ہمارے گھر کے - اور ہمارے والد صاحب کہا کرتے تھے کہ اہلحدیث وہ لوگ ہیں جو بزرگوں اور نبیوں کے بے ادب اور گستاخ ہوتے ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے آرہے ہیں اور یہی خیالات ہم میں پیوست تھے ہماری دادی اور باپ بڑے بڑے شرکیہ وظیفے کیا کرتے تھے -

محلہ مومن آباد میں کھڈی کے کام پر لگ گیا اور اسی محلہ میں مولانا احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد اہلحدیث میں خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے - کارخانہ والے مجھ سے بہت تنگ تھے کیونکہ میں ہمیشہ بحث کرتا رہتا تھا لیکن وہ مجھے رکھنے پر مجبور تھے کیونکہ میں اپنے کام کا استاد مانا گیا تھا - اور میرے بغیر ان کا کام نہیں چلتا تھا -

ایک دن مولانا نور حسین صاحب گرجاکھی رحمۃ اللہ علیہ کسی مناظرہ کے لیے لائلپور آئے لوگ جوق درجوق ان کی زیارت کو جاتے اور ان سے دعائیں کرواتے میں کہتا تھا کہ گستاخِ رسول کی زیارت کو کیوں جاتے ہیں یہ بے وقوف ہیں ، اب میں افسوس کرتا ہوں کہ میں زیارت سے مشرف کیوں نہ ہوا -

ہمارے محلہ میں قریباً ہر دوسرے تیسرے دن باری باری سے ہمارے جلسے ہوتے رہتے ایک دن اہلحدیثوں کا اور ایک دن ہمارا ، اور ایک دوسرے کی خوب تردید کرتے تھے - ہم مولوی سردار محمد کے پاس جاتے اور کہتے آپ بھی چلیے اور ان کا ردّ فرمائیے وہ ہر مرتبہ وعدہ کرتے کہ اب آؤں گا ہم اشتہار چھپواتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی مسجد سے خوب اعلان کرتے لیکن رات کو ان کی بجائے کوئی ان کا چیلہ آجاتا ایک دن مولانا احمد دین صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ روزانہ اعلان ہوتا ہے کہ آج مولانا سردار صاحب آئیں گے لیکن میری بات لکھ لیں کہ مناظرہ تو کجا جب تک یہ فقیر یہاں ہے مولوی سردار صاحب یہاں نہیں آسکتے اور اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہاں نہیں آسکتے اگر وہ یہاں آجائیں تو وہ سچے اور میں جھوٹا۔

اس اعلان کے بعد چھ سات سال مولوی سردار محمد صاحب زندہ رہے لیکن وہ واقعی مومن آباد نہ گئے تب میں نے سوچنا شروع کیا کہ کیا بات ہے بالآخر میں نے مولانا عبدالکریم صاحب سے قرآن کی ترجمہ و تفسیر پڑھنا شروع کر دی (ان کے پاس ہی میں کام کرتا تھا) اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ترجمہ و تفسیر پڑھنے کے بعد مجھے اللہ نے سمجھ عنایت فرمائی اور میں اہلحدیث ہو گیا۔ اب میں پنجابی نظموں کی کتابیں لکھتا ہوں اور میں جلسوں میں جا کر پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سید بارک اللہ صاحب دھرنگ ضلع گوجرانوالہ

شاہ صاحب اپنا واقعہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ہم لوگ پارٹیشن میں فیصل آباد آئے ابھی میں نوجوان تھا خاندانی سیادت اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی تھی لیکن گھر سے بے گھر ہونے کے بعد پیٹ پالنے کے لیے وہاں پر ہی کھڈی کا کام شروع کر دیا محلہ میں مسجد اہلحدیث تھی وہاں ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے چونکہ آبائی طور پر حنفی المسلک تھے اس لیے باوجود نماز پڑھنے کے اہلحدیثوں سے متاثر نہ ہوتے تھے ایک دن مجھے ان بزرگوں نے جن کے پاس میں کام کرتا تھا مجھے مشکوٰۃ شریف دی اور کہا کہ بیٹا تم ذہین معلوم ہوتے ہو اور دین دار گھرانے سے تعلق ہے یہ حدیث شریف کی کتاب ہے اور مترجم بھی ہے اسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑھا کرو چنانچہ میں نے انہیں کے پاس سے پڑھنا شروع کر دیا مجھے انہوں نے کبھی نہیں کہا تھا کہ اہلحدیث ہو جاؤ اس کے باوجود وہ مجھے کبھی کبھی جماعت کرانے کے لیے کہہ جاتے بلکہ عدم موجودگی میں جمعہ پڑھانے کے لیے بھی کہہ جاتے۔

انہی دنوں مجھے گوجرانوالہ آنے کا اتفاق ہوا چونکہ سارے کنبہ کے افراد بدوملہی وغیرہ کی طرف پھیل گئے تھے میں انہیں ملنے وہاں سے کوٹلی مقبرہ والی قریب تھی وہاں بھی ہمارے رشتہ دار بیٹھے تھے وہاں جمعہ آگیا تو میں نے پوچھا یہاں جمعہ نہیں ہوتا؟ انھوں نے کہا کہ دھرنگ میں جمعہ ہوتا ہے چنانچہ جمعہ ادا کرنے کے لیے دھرنگ آیا وہاں مولوی صاحب کوئی نہ تھے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ جمعہ پڑھا دیں، میں نے جمعہ پڑھا دیا۔ گاؤں والوں نے مشورہ کیا اور کہا شاہ جی آپ یہاں ہی آجائیں، چونکہ کسمپرسی کے حالات تھے ہی کہا ٹھیک ہے وہاں ایک ہی مسجد تھی میں جمعہ پڑھاتا رہا کتابیں پڑھنے کا مجھے شوق تھا وعظ اور خطبہ تیار کرنے کے لیے کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ ایک جمعہ کا خطبہ دے رہا تھا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون تھا یہ حدیث سامنے آئی من احب سنتی فقد احبنی کہ میری محبت کی علامت یہ ہے کہ میری سنت سے محبت ہو۔ چنانچہ یک لخت میرے دل میں خیال آیا تو میں نے اعلان کر دیا کہ آج میں نماز جمعہ کی سنت کے مطابق ادا کروں گا آپ لوگ بھی رفع الیدین کریں میں بھی کروں گا اور آمین بھی اونچی آواز سے کہوں گا آپ بھی اونچی آواز میں آمین کہنا وہ میری زندگی کی پہلی نماز تھی جو سنت کے مطابق تھی الحمد للہ اللہ نے میری زبان میں یہ تاثیر ڈالی کہ گاؤں کی اکثریت میرے ساتھ اہلحدیث ہو گئی لیکن چند افراد رہ گئے انہوں نے مخالفت شروع کر دی بلکہ انہوں نے مجھے مسجد سے بھی نکال دیا جو لوگ میرے کہنے پر سنت کے شیدائی بن چکے تھے انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے الحمد للہ اب الگ عالیشان مسجد بھی بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

چکی ہے اور آج تک وہاں دین کی خدمت سرانجام دے رہا ہوں گاؤں اگرچہ بالکل چھوٹا ہے اور ضروریات بھی بڑھ چکی ہیں لیکن خدمت دین کے لیے وہاں کا ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(ان چاروں واقعات کی ترجمانی میرے قلم نے کی ہے)

(خالد گھرجاکھی)

از مجلہ نور الہدیٰ جنوری ۱۹۸۲ء

۶۔ الحاج نور محمد صاحب محلہ چپیاں فیصل آباد

ان کے اہلحدیث ہونے کا واقعہ میرے ساتھ

خانہ کعبہ میں مولانا عبد المنان صاحب چک نمبر ۲۰۳ آر بی مانانوالہ ضلع فیصل آباد نے بیان فرمایا تھا چونکہ بغیر تحقیق کے بات لکھنا گوارا نہیں ہوتا، میں خود حاجی نور احمد کے پاس گیا اور ان کی زبان سے واقعہ سن کر لکھ رہا ہوں۔ آپ خود فرماتے ہیں حج کو گئے اور مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لیے ٹیکسی کا انتظام کیا ہم پانچ رفیق سفر تھے جن میں سے حضرت قاری عبد الخالق صاحب رحمانی کراچی والے بھی تھے اور ان پانچ میں سے حنفی المشرب صرف میں ہی تھا۔ بدر کے مقام پر ہمیں ظہر کی نماز کا وقت آیا ہم نے نماز پڑھی اور تعارفی گفتگو شروع ہو گئی سارے احباب ہی دوہرے تہرے حاجی تھے۔ قاری صاحب فرمانے لگے حاجی صاحب حج تو آپ نے سب سے زیادہ کیے ہیں لیکن ابھی نماز تو آپ کی سنت کے مطابق نہیں ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے مسائل کی تحقیق کے لیے فرمایا۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلے رفع الیدین کا مسئلہ تحقیق کے لیے منتخب کیا۔ رفع الیدین پر دلائل میں نے لکھ لیے اور علمائے احناف سے پوچھنا شروع کر دیا اس سال حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب فیصل آباد سے حج پر تشریف لائے ہوئے تھے میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا بھائی یہ بھی سنت ہے تو میں نے پوچھا پھر آپ کیوں نہیں کرتے انہوں نے فرمایا میں بھی کبھی کبھی کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد میں فیصل آباد آکر بھی تحقیق کرتا رہا بلکہ میں نے اپنے علماء کو کہا کہ بھائی پھر نہ کہنا کہ یہ وہابی ہو گیا ہے مجھے ان دلائل کا توڑ بتائیں۔ بالآخر میری تسلی کسی نے بھی نہ کی اور میں نے رفع الیدین کرنا شروع کر دیا۔

آج الحمدللہ حاجی صاحب کے صاحبزادے جامعہ سلفیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سارا خاندان اہلحدیث ہو گیا ہے حالانکہ ابھی تک بھی اپنے محلہ کی جامع مسجد جو دیوبندی حضرات کی ہے کے صدر وہی ہیں۔

۷۔ مولانا عبدالقادر صاحب

بہ مقام جمال اعوان تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان فارغ التحصیل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کے بیان کرتے ہیں کہ میں نے علم پڑھنے کے بعد کتابوں کو تحقیقی نظر سے دیکھا جس کی وجہ سے میں تقلید سے متنفر ہو گیا۔ کتابوں میں سے اعلام الموقعین (ابن تیمیہؒ) الاجتہاد فی التقلید (مولانا ثناء اللہ صاحبؒ امرتسری) طریقہ محمدی۔ اتباع محمدی وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کیا اور اپنے اساتذہ سے مسائل پوچھنا شروع کر دیا لیکن مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا گیا۔ بالآخر میں اہلحدیث ہو گیا مجھے اگرچہ مسلک اہلحدیث قبول کرنے کی پاداش میں بہت تکالیف اٹھانا پڑیں بلکہ اچھی خاصی پٹائی بھی ہوئی لیکن اللہ کے فضل سے میں ثابت قدم رہا۔"

آج مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ سلفیہ میں مدرس لگے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل سے درس و تدریس کے شغل میں مشغول ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۸ - مولانا سیّد مختار احمد صاحب

یہ سید صاحب راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کے رہنے والے ہیں۔ جام پور میں جلسہ ہو رہا تھا مولانا عبداللہ صاحب فیصل آبادی تقریر کر رہے تھے بڑا بھرپور جلسہ ہو رہا تھا۔ مجمع خوب جما ہوا تھا۔ سید صاحب جلسہ کے دوران اُٹھ کھڑے ہوئے مولوی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں میں سمجھا کہ کوئی معترض اعتراض کرے گا لیکن شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے آپ کے دلائل کو سنا اور میں بہ حیثیت ایک عالم ہونے کے دلائل کو وزنی سمجھتا ہوں اور آپ حق پر ہیں میں آج اس بھرے جلسہ میں اعلان کر رہا ہوں کہ آج سے میں اہلحدیث مسلک کو قبول کر کے اسی پہ عمل پیرا رہوں -

الحمدللہ آج سیّد مختار احمد شاہ صاحب راجن پور کی مسجد محمدی اہلحدیث کے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں -

۹ - مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری مرحوم کا ایمان افروز واقعہ

یہ واقعہ مولانا محمد صادق صاحب عتیق خطیب جامع مسجد اہلحدیث بیت المکرم حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ نے بیان فرمایا تھا مولانا احمد علی صاحبؒ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مولانا عبدالحمید صاحب سوہدروی مشہور عالم دین مبلغ اہلحدیث کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ مولانا عبدالحمید صاحب اپنے حرم محترم کو سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی ترغیب دی اور مسئلہ رفع الیدین کے دلائل بیان کیے۔ جب وہ اپنے باپ کے گھر لاہور گیئں تو شکایت کی کہ اباجی میرے خاوند مولوی عبدالحمید صاحب مجھے رفع الیدین پر مجبور کر رہے ہیں میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا بیٹیا رفع الیدین کیا کرو تمہیں دوگنا ثواب ہوگا ایک سنت رسول پہ عمل کرنے کا دوسرا اپنے خاوند کی اطاعت کرنے کا۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پرانے بزرگوں کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے وہ حنفیت کو اسلام نہیں سمجھتے تھے کہ اس کے چھوڑنے سے ارتداد وارد ہو جاتا ہے اور نہ ہی اپنے امام کو پیغمبر سمجھتے تھے کہ ان کی مخالفت سے کفر لازم آتا ہو۔ اس لیے وہ وسعت کے قائل تھے یہی وجہ ہے مولانا احمد علی صاحبؒ ساری زندگی عید کی نماز الگ نہ پڑھتے تھے بلکہ مولانا داؤد غزنویؒ کے پیچھے پڑھتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

۱۰۔ میں اہلحدیث کیسے ہوا ——— ؟

(مولانا بہادر بیگ صاحب راولپنڈی شاگرد مولانا غلام اللہ صاحبؒ)

(بیان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۸۲ء)

مجھے تبلیغ کا جذبہ شروع سے ہی تھا ایک دفعہ مولانا صاحب اپنے استاد واجب الاحترام سے میں نے عرض کیا مولانا مسلمان کہلانے والے فرقے بریلوی، شیعہ وغیرہ آپ ان کے خلاف کچھ نہ کہتے ہیں حتیٰ کہ قادیانیوں کو بھی آپ معاف نہیں کرتے لیکن اہلحدیث جن کو لوگ وہابی کہتے ہیں ان کے خلاف آپ کچھ نہیں کہتے آپ ان کے خلاف بھی کچھ کہا کریں کیونکہ یہ لوگ بڑھتے جا رہے ہیں۔ نیز مجھے کوئی ایسی کتاب فرمائیں جو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی ہو تا کہ کچھ مطالعہ کر کے ان کے خلاف بھی تیاری کی جایا کرے کیونکہ یہ ہمارے خلاف بھی کہتے ہیں کہ ان کی نماز نہیں کبھی کہتے ہیں کہ سنت کے منکر ہیں، مولوی صاحب نے فرمایا کہ بخاری شریف حضرت کے ارشادات کی کتاب بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ میں اردو بازار سے مولوی صدر الدین صاحب (دکان دار کتب فروش) سے جا کر کہا کہ بھائی میں بخاری شریف خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے مجھے بخاری دے دی۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں امام صاحب نے باب باندھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا باب وجوب القراءۃ علی الامام والماموم الخ کو قرأت امام مقتدی، منفرد۔ فرض۔ نفل سب نمازیوں پر واجب ہے آگے آمین کا مسئلہ رفع الیدین سب دیکھے تو میں کتاب واپس کرنے کے لیے مولوی صدر دین صاحب کی دوکان پر آیا کہ بھائی یہ کتاب مجھے نہیں چاہیے یہ تو وہابیوں کی کتاب ہے مجھے تو حنفیوں والی بخاری چاہیے، وہ واپس نہ کرے میں شور مچاؤں کہ تم نے مجھ سے دھوکہ کیا ہے وہابیوں والی بخاری مجھے دے دی ہے مجھے تو اپنے مذہب والی بخاری چاہیے تب اس نے کہا کہ اچھا کتاب مجھے دے جاؤ اور کسی مولوی سے لکھا لاؤ جو بخاری وہ کہیں گے وہ تمہیں لا دوں گا۔ پھر میں مولانا اسماعیل صاحب ذبیح کے پاس گیا تو انھیں کہا کہ بخاریاں کتنی ہیں انہوں نے کہا بخاری ایک ہی ہے چنانچہ میں نے واپس آکر پھر وہی بخاری خرید لی۔ پڑھنے کے بعد میں نے مولانا صاحب حضرت الاستاذ سے کہا حضرت جی یہ جو باتیں اس میں لکھی ہیں وہ تو تمام وہی ہیں جو اہلحدیث کرتے ہیں ہمارے مذہب کی کوئی کتاب بتائیں چنانچہ انہوں نے کہا مؤطا امام محمدؒ لے لو، میں نے وہ بھی لے لیا۔ جب فاتحہ کے مسئلہ پر آیا تو مولانا عبدالحئی لکھنویؒ صاحب نے اس کے حاشیہ پر فرمایا تھا کہ فاتحہ خلف الامام کی حدیث صحیح ہے اور اس کی وضاحت ابوداؤد وغیرہ میں آتی ہے کہ یہ واقعہ اونچی قرأت والی نماز کا ہے اور وہ بھی صحیح ہے چنانچہ میں بخاری۔ مؤطا کے بعد ابوداؤد بھی خریدی۔ پھر مولانا صاحب سے گذارش کی کہ مولانا اس کا جواب کیا ہے اگر یہ باتیں ٹھیک ہیں تو پھر ہمیں ان پر عمل کرنا چاہیے انہوں نے کہا مجھے فرصت نہیں ہے تم مولانا عبدالستار صاحب کے پاس چلے جاؤ وہ تمہاری تسلی کر دیں گے۔

چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا اگلے ہفتہ آنا ابھی مجھے فرصت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں میں اگلے ہفتہ چلا گیا پھر انہوں نے ٹال دیا کہ پھر آنا چنانچہ جب میں تیسری دفعہ گیا تو میرے ساتھ جناب محمد امین صاحب ہماری مسجد کے نمازی اور حاجی عبدالعزیز صاحب مدرسہ دارالعلوم (مولانا غلام اللہ صاحب والا) کے رکن بھی تھے میں ان دونوں کی معیت میں گیا تو انہوں نے بڑے گرم لہجہ میں تم پیچھے ہی پڑ گئے ہو میں نے کہا حضرت صاحب مسئلہ تو پوچھنا چاہیے انہوں نے کہا تو تو بڑا شیطان ہے میں نے کہا مولانا بڑا شیطان تو نہیں ہوں آپ بڑے ہیں میں تو چھوٹا ہوں اس پر انہیں اور غصہ آیا انہوں نے کہا تو تو بڑا حرامی ہے میں نے کہا یہ مقام بھی میرا نہیں ہے بڑے آپ ہی ہیں میں تو چھوٹا ہوں۔

چنانچہ غصہ میں آکر انہوں نے بانس پکڑ کر مجھے مارنے کو آئے میرے دونوں ساتھیوں نے آگے بڑھ کر ان سے بانس چھین لیا اور کہا ہم سمجھ گئے ہیں کہ آپ لوگ جھوٹے ہیں۔ یہ بد اخلاقی دیکھ کر وہ دونوں اہلحدیث ہو گئے۔

ایک دن پھر میں اپنے مدرسہ کی انجمن کے چند ارکان کے ساتھ مولانا غلام اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اس دن حاجی ہدایت اللہ صاحب جناب خان محمد صاحب صوفی رمضان صاحب پنڈی بوٹ والے اور ملک سرفراز صاحب گوالمنڈی والے تھے۔ میں نے کہا مولانا میں آپ سے دو تین باتیں پوچھنی ہیں آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں۔ انہوں نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا حضرت میں نے تین لا سنے ہیں ایک لا الہ الا اللہ والا لا اور آپ سے بہت دفعہ اس کے متعلق سنا ہے کہ اس لا کا معنی ہے نہ کوئی مشکل کشا ہے نہ کوئی حاجت روا ہے یعنی لا نے ہر طرح کے معبود کی اور ہر طرح کی عبادت کی نفی کر دی ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہیں ہے دوسرا لا لا نبی بعدی کا اس کے متعلق عرض ہے لا صلاۃ لمن لم یقرء میں لا کیسا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا یہ لڑکا بھی اسی طرح کا ہے۔ میں نے کہا کہ پھر ہمیں فاتحہ آپ کے پیچھے پڑھ لینی چاہیے آپ نے کہا پڑھ لیا کرو لیکن لوگوں میں پروپاگنڈہ نہ کرنا۔

چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور بہت پریشانی کی حالت میں تھا کہ مولانا صاحب نے فرما دیا ہے کہ میں پڑھ لیا کروں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ واقعی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو ساری زندگی کی نمازوں کا کیا ہوگا میں اسی پریشانی میں جا رہا تھا کہ حاجی مہر دین صاحب مجاہد مل والے کے پاس سے گزرا لیکن پریشانی کی وجہ سے مجھے سلام کہنا بھی بھول گئی حاجی صاحب نے آواز دی مولوی بہادر بیگ کیا بات ہے آج پاس سے گزرے جا رہے ہو سلام بھی بھول گئے چہرہ بھی اترا ہوا ہے کیا پریشانی ہے۔

حاجی مہر بخش صاحب وہ بزرگ ہیں جو روزانہ ایک سو روپیہ مدرسہ میں دیا کرتے تھے میں نے کہا حاجی صاحب آج مولانا صاحب نے کہا ہے کہ واقعی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور انہوں نے کہا ہے پڑھ لیا کرو اور ہم پانچوں نے تو سورہ فاتحہ شروع کر دی ہے لیکن اب پریشان ہوں زندگی کی نمازوں کا کیا بنے گا۔

چنانچہ حاجی صاحب نے فرمایا تو ہم ہی ان کے دشمن ہیں اسی وقت ٹیلیفون کیا اور مولانا صاحب کو بلا لیا۔ آتے ہی سو روپیہ کا نوٹ نکال کر گلے پر رکھا اور بات شروع کر دی۔ مولانا آپ نے اسے فاتحہ خلف الامام کی اجازت دے دی ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہ حدیث صحیح ہے مولانا صاحب کہنے لگے جھوٹ بولتا ہے میں نے کہا مولانا ابھی اس کے چار گواہ میرے ساتھ تھے پس پھر کیا تھا مولانا صاحب کو غصہ آیا اور چہرہ سرخ ہو گیا اور مجھے پولے زور سے تین چپیٹ رسید کر دیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاجی مہردین صاحب نے سو روپیہ تو گلے میں ڈال دیا اور کہا مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ جھوٹے ہیں ورنہ اتنی تیزی کی کونسی بات تھی۔

اس کے بعد میں نے سوچا کہ باقی انجمن کے ارکان جو ہیں ان پر بھی بات واضح ہونی چاہیے اگر مسئلہ ٹھیک ہے تو پھر اس پر سب عمل کریں۔ چنانچہ ایک اہلحدیث ذکاءاللہ صاحب سے میں نے بات کی اس نے کہا کہ سب ارکان مدرسہ کو دعوت دے دو انہوں نے دیگ پکائی اور جو باقی گیارہ ارکان مدرسہ تھے ان کو بھی دعوت دے دی ان کے مدرسہ میں دو مولوی جو حدیث پڑھانے کے لیے مولوی غلام اللہ صاحب نے رکھے تھے مولوی عبدالمنان صاحب اور مولوی عبدالحنان صاحب وہ بھی بلا لیے کل تیرہ آدمی تھے وہاں پر کھانا کھانے کے بعد ہم نے مسئلہ شروع کر دیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ ہم کو بتائیں کہ حق مسئلہ کیا ہے۔ پہلے تو ان دونوں مولویوں نے عربی میں آپس میں کچھ باتیں کیں پھر کہہ دیا کہ بھائی واقعی یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا وہ تیرہ آدمی بھی اہلحدیث ہو گئے اور پھر انہی ارکان نے جو مولانا غلام اللہ صاحب کا مدرسہ چلاتے تھے اہلحدیث ہو گئے بعد انہوں نے اہلحدیث کی ترقی کے لیے سوچا ہم نے کہا بھائی اب روپیہ اکٹھا کرو اور زمین خرید کر قرآن و حدیث پڑھانے کے لیے مدرسہ قائم کرو۔ چنانچہ اسی جگہ چار لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا اور پشاور روڈ پہ ایک زمین کا قطعہ خرید لیا پھر اجلاس ہوا تو انہوں نے کہا یہ جگہ آٹھ کنال تھوڑی سی ہے چنانچہ پھر آٹھ لاکھ روپیہ ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں چالیس کنال کا پلاٹ اسلام آباد میں دے دیا ہے۔ گویا کہ میں اکیلا ہی نہیں ساتھ پوری ایک جماعت لے کر اہلحدیث ہوا ہوں۔ اور اب مدرسہ جو مولانا یعقوب صاحب کی زیر نگرانی چل رہا ہے اور اسلام آباد مدرسہ کی تعمیر کے منصوبے بن رہے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک اور واقعہ اسی طرح کا ہے کہ ایک دن میں موچی بازار میں اعلان کیا ٹوٹی پھوٹی نماز ٹھیک کرالو، اتنے میں ایک حاجی لیٰسین جو ساٹھ سال کی عمر کے تھے اور ایک ہزار روپیہ ماہوار مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو چندہ دیا کرتے تھے انہوں نے کہا نماز بھی ٹوٹتی ہے میں نے کہا قرآن میں لکھا ہے کہ پہلے لوگوں نے نماز ضائع کر دی تھی اور بعد میں لوگ نماز خراب کر دیں گے وہ مجھے اپنے گھر لے گئے کہ میری نماز ٹھیک کر دے میں نے صلاۃ الرسول سامنے رکھ لی تو نماز ساری غلط تھی میں نے انہیں نماز سکھلانی شروع کر دی۔ پھر ایک دن میں موچی بازار میں آیا۔ تو مولانا چراغ شاہ صاحب اپنی مسجد کے لیے چندہ لینے آئے مولانا صاحب کو حاجی لیٰسین ملا، ایک لاکھ روپیہ سے تعاون کرایا وہاں پر شاہ صاحب مجھے دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے اور گالیاں دینا شروع کر دیں اور کہا کہ یہ ہمیں گالیاں دیا کرتا ہے حاجی صاحب کے استفسار پر میں نے کہا حاجی صاحب میں نے کبھی کوئی گالی نہیں دی بلکہ ایک مسئلہ بیان کرتا ہوں اور خوش ہوں کہ ایک ایسا مسئلہ مل گیا ہے جس کو قرآن وحدیث نے بیان نہ کیا اور کمی پوری کر دی حاجی صاحب کہنے لگے وہ مسئلہ کیا ہے میں نے کہا وہ یہ ہے کہ اگر کتے کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو اس کا گوشت بھی پاک ہو جاتا ہے اور اور اس کی کھال کا مصلٰی بنا کر اس پر نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے میں تو صرف ترغیب دیتا ہوں کہ مفت کے مصلّے بناؤ، چراغ شاہ صاحب کہنے لگے یہ غلط ہے میں نے کہا میں غریب آدمی ہوں فتاویٰ عالمگیری میرے پاس نہیں ابھی لاؤ میں دکھاتا ہوں چنانچہ حاجی صاحب اسی وقت گئے اور سو روپیہ خرچ کر فتاویٰ لے آئے میں نے نکال کر دکھایا۔ میری اس کوشش سے حاجی صاحب بھی اہلحدیث ہو گئے۔

ایک تیسرا واقعہ ہے کہ حاجی اللہ رکھا صاحب رانا فوت ہو گئے جنازے پر میں بھی گیا۔ میں نے کہا جھوٹی گاڑی جھوٹا گارڈ فاتحہ کے بغیر نماز جنازہ نرا فراڈ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا تو ان کے بھتیجے نے دھکا دیا کہ جاؤ یہاں سے نکل جاؤ پہلے کہتے تھے بیس تراویح فراڈ ہے اب جنازہ بھی فراڈ کہہ دیا۔

لوگوں نے کہا اس کی بات تو سنو کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ یہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے نہ درود نہ فاتحہ نہ مُردہ گیا گواتا۔ انہوں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھانے کے لیے چراغ شاہ آئے ہیں اور ہمارے بھی شاہ صاحب حبیب الرحمٰن ہیں ان کو بلا کر دونوں سیّدوں سے فیصلہ کروالو چنانچہ انہیں بھی بلایا گیا انہوں نے بھی کہا کہ یہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے۔ حاجی صاحب مرحوم کے صاحبزادوں نے کہا مولانا چراغ شاہ صاحب آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر بتائیں آپ جنازہ میں فاتحہ پڑھتے ہیں انہوں نے کہا جی ہمارے فقہ حنفی میں فاتحہ نہیں پڑھی جاتی چنانچہ انہوں نے شاہ صاحب کو مصلّیٰ سے الگ کر دیا اور حبیب الرحمٰن شاہ کو جنازے کے لیے کہہ دیا شاہ صاحب نے جنازہ بلند آواز سے پڑھا۔ فاتحہ بھی پڑھی، درود بھی اور دُعائیں بھی بہت کیں مقتدی دُعائیں سُن کر زار و قطار رو رہے تھے اور آمین کہہ رہے تھے۔ جنازہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا بھائی جنازہ تو یہ ہے اور رانا خاندان سارا اہلحدیث ہو گیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

از مجلہ نور الہدیٰ مارچ ۱۹۸۲ء

۱۱۔ سیّد مختار احمد صاحب

سیّد مختار احمد صاحب کے ساتھ ہماری ۱۹۸۱ء کی گھر جاکھ کانفرنس میں ان کے ساتھ حاجی محراب محمد بلوچ در لیشک سے ملاقات ہوئی جو کہ صرف اہلحدیث ہی نہیں بلکہ اہلحدیث گر ہیں انہوں نے کتنے ہی لوگوں کو اہلحدیث کیا۔

چنانچہ انہوں نے راجن پور کے قریب ہی تلوک والے پل دھندی کے مناظرہ کی روئداد سنائی وہاں پر حنفی مولوی محمد اکمل نے ہمیں تحریری چیلنج دیا تھا چنانچہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم مقررہ تاریخ پر وہاں اونٹوں پر کتابیں لاد کر وہاں پہنچ گئے بلکہ علاقہ بھر کے کافی اہلحدیث تقریباً سو ڈیڑھ سو اکٹھے ہو گئے۔ جب حنفیوں نے دیکھا کہ علمائے کرام آ گئے ہیں اور مناظرہ کرنا ہی پڑے گا تو انہوں نے پولیس کو اطلاع کر دی کہ اہلحدیث جتھے بن کر ہم پر حملہ کرنے آ رہے ہیں تو پولیس فوراً جائے واردات پر پہنچی چنانچہ تھانے دار نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے آئے ہیں انہوں نے فرمایا ہمارے حاجی صاحب میزبان نے خیرات پکائی ہے وہ کھائیں گے پھر ہم کو مناظرہ کا چیلنج ملا ہوا ہے گفتگو کریں گے)

پھر تھانیدار دوسری پارٹی کی طرف گیا کہ آپ لوگ خود تو چیلنج دیتے ہیں پھر وہ کیوں نہ آئیں مولوی اکمل صاحب نے کہا کہ ہم نے کوئی چیلنج نہیں کیا۔ چنانچہ حاجی محراب محمد نے وہ تحریری چیلنج نکال کر تھانے دار کو دکھایا تو تھانیدار صاحب برہم ہو کر مولوی اکمل کو ڈانٹنے لگے کہ تم خود شرارت کرتے ہو پھر جھوٹ بولتے ہو اور ٹالنے کے لیے ہمیں بلاتے ہو یہ جو اتنے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں ان کے اخراجات کا کون ذمہ دار ہے۔ پھر ایک سوزوکی والے کو بلایا کہ تم کرایہ کیا لیتے ہو؟ اس نے کہا ستر روپے۔ چنانچہ فوراً مولوی صاحب سے ستر روپے لے کر سوزوکی والے کو دیے اور انہیں لدھوا کر واپس بھیجا۔ الحمد للہ احناف کی غلط بیانی کا یہ اثر ہوا کہ جہاں ایک بھی اہلحدیث نہیں تھا اب وہاں پر مسجد بن رہی ہے پندرہ بیس گھر اہلحدیث ہو گئے ہیں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

۱۲۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب ضلع دیر

مولانا عبدالرحمٰن صاحب ضلع دیر کے اہلحدیث ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ خود خالص کتاب و سنت کو سربلندی دینا چاہتا ہے کیونکہ وہاں پر کسی قسم کا لالچ کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا ہے بلکہ جس طرح اسلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں سبقت کرنے والے مصائب و آلام کا تختۂ مشق بنائے گئے اسی طرح ان کو بھی بائیکاٹ کیا گیا ضلع بدر کیا گیا مقدمے بنائے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برکت دے حوصلہ سے صبر و ثبات کا مظاہرہ کیا۔ ابھی پچھلے سال ہی اہلحدیث ہوئے تو لوگوں نے دشمنی کرنا شروع کر دی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب امیر پشاور ڈویژن نے ان کے لیے مکمل کوشش اور تعاون سے ان کی دلجوئی کی اور مقدمہ میں اوپر کی سطح تک ہر طرح سے ان سے تعاون کیا الحمدللہ اب وہاں پہ ایک چھوٹی سی مسجد اور چند افراد ان کے ہمنوا بن گئے ہیں۔

۱۳۔ مولانا خیر الرحمٰن صاحب موضع گرگڑی شریف خاں ضلع پشاور | ضلع کے آخری سرحد پہ

چارسدہ سے ۶ میل پشاور روڈ پہ ان کا گاؤں ہے۔ یہ دراصل علاقہ مہمند موضع محمد زئی جو کہ گنداب سے قریباً بارہ میل آگے ہے کے رہنے والے ہیں۔ جو کہ اب گرگڑی شریف خاں میں رہائش پذیر ہیں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اتنے دُور دراز علاقوں کے لوگ بھی اہلحدیث ہو رہے ہیں۔

درحقیقت ان کا علاقہ تو مجاہدین باغستان خصوصاً مولانا فضل الٰہی صاحب مرحوم امیر المجاہدین چمرکنڈ کے درس و تدریس اور تعلیمی و تبلیغی کوششوں کا اثر ہے بلکہ یہ بیج دراصل حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کا بویا ہوا ہے جس کے بقیۃ السلف میں سے مولانا فضل الٰہی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور مولانا فضل الٰہی صاحب کو چونکہ اس علاقہ میں بہت کام کرنے کا موقع ملا ہے اب ان کی تعلیمی و تبلیغی کوششوں کا ثمرہ نظر آ رہا ہے۔ علاقہ لورستان بھی ان کے ساتھ ملحق علاقہ تھا یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے تحریک آزادی افغانستان میں اُٹھنے والے یہی لوگ ہیں اور سب سے پہلے شہید ہونے والے مولوی گل محمد صاحب وہاں کی جمعیت اہلحدیث کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امیر تھے اور اب الحمدللہ نورستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا اعلان بھی ہو چکا ہے وہاں پر قاضی مقرر کر دیے گئے ہیں۔

اور سرحد کے اندر کی طرف زگئی جو کہ بہت بڑے ملاؤں کا گاؤں ہے اور سارا علاقہ انہی کے کنٹرول میں تھا وہ چونکہ حنفی تھے اور جمعہ بستیوں میں پڑھنے کے قائل نہ تھے لیکن اب وہاں پر بھی کچھ سرپھرے لوگ اُبھرے ہیں اور انہوں نے وہاں پر جمعہ شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ پنجاب کے احناف کا بھی دیہات میں جمعہ پڑھنے کا مسلک نہیں ہے اس کے باوجود دیہات میں جمعہ شروع کرا رہے ہیں لیکن سرحد کے علاقہ جات میں ایک بہت بڑی جسارت ہے کیونکہ وہاں پر حنفیت سے علیحدگی کو اسلام سے انحراف کے مترادف سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ باجوڑ کے علاقہ میں جہاں قبر پرستی ان لوگوں کا مذہب بن چکا ہے الحمدللہ اب وہاں پر ترخو سے قریباً دو ڈھائی میل پر ایک مزار پر میلہ لگتا تھا اس میں مرد اور عورتیں سب جاتے تھے تو اب وہاں پر بھی ایک ایسا انقلاب آیا ہے کہ وہاں مولانا عبدالجبار صاحب کی تبلیغ کا اثر ہے کہ تمام دیہات میں اعلان کر دیا کہ عورتوں کو مزاروں پر نہیں جانا چاہیے بالآخر پچھلے سال نوبت یہاں تک پہنچی کہ علاقہ کے تمام علماء نے مل کر عورتوں کو مزار پر جانے سے روک دیا بلکہ یہ اعلان بھی کر دیا کہ جو عورتیں مزار پر جائیں گی ان کو شوٹ کر دیا جائے گا۔ الحمدللہ اب میلہ ختم ہو گیا ہے اور یہ سب ہمارے بزرگ مجاہدین کی تعلیم و تبلیغ کا اثر ہے یعنی جو بیج مجاہدین نے ڈالا تھا اب وہ پر پرزے نکال رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ وہ بھی وقت لے آئے گا یہ درخت پھلے پھولے اور بار آور ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ مولانا الٰہ بخش صاحب ملتانی کا اہلحدیث ہونے کا واقعہ مع روئیداد دو روزہ کانفرنس

۳۔۴ مئی کو دو روزہ کانفرنس تھی ۳ مئی کو گرجا کھ میں اور ۴ مئی کو گوندلا نوالہ میں ایک ہی انتظام کے تحت دو جگہوں کی کانفرنس تھی۔

اس کانفرنس کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس کے تمام مدعوین حضرات سابق دیوبندی حنفی تھے چنانچہ یہ کانفرنس زیر صدارت مولانا حسن محمد صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث آج سے قریباً دو ڈھائی سال قبل اہلحدیث ہوئے تھے انہوں نے صدارتی خطاب ارشاد فرمایا تھا۔

اس کے بعد سید مختار احمد شاہ صاحب نے خطاب فرمایا اور وہ بھی سابق دیوبندی حنفی تھے وہ صرف تین ماہ قبل اہلحدیث ہوئے ان کے متعلق پچھلے مہینہ میں ہم نے لکھا تھا کہ مولانا عبداللہ صاحب فیصل آبادی جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں تقریر کر رہے تھے اور اہلحدیث کے مشہور اختلافی مسائل پہ تقریر تھی تو شاہ صاحب نے برسر مجلس کھڑے ہو کر فرمایا مولانا عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھا یہ کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہیں لیکن جب انھوں نے سرعام فرمایا کہ مولانا عبداللہ صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں اور میں آج اپنے اہلحدیث ہونے کا اعلان کرتا ہوں تو انہوں نے اپنے اہلحدیث ہونے کا واقعہ بھی بیان کیا اور صرف تین ماہ قبل اہلحدیث ہوئے اور آج سے قریباً پندرہ دن پہلے ان کے بڑے بھائی کو صرف اہلحدیث ہونے کے جرم میں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد حضرت مولانا الٰہ بخش صاحب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ دار الحدیث عام خاص باغ ملتان شہر سابق حنفی دیوبندی اسٹیج پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مولانا معقولات و منقولات کے فاضل اور عالم بے مثل باعمل

www.KitaboSunnat.com

شخصیت ہیں انہوں نے اسٹیج پر آکر بہترین تقریر فرمائی اور رات بارہ بجے تک یہ کانفرنس رہی اور آخر میں حضرت حکیم محمود صاحب کی دُعا پر اختتام ہوا۔

۳ مئی کو بعد نماز ظہر ہماری جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ کی سہ ماہی میٹنگ تھی الحمدللہ ضلع کے قریبًا سب مدعوین حضرات تشریف لے آئے تھے میٹنگ بہت کامیاب رہی۔

۴ مئی کو مقررین حضرات نے فرمایا کہ ہم مدارس دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم قریبًا ساڑھے گیارہ بجے گھر سے نکلے پہلے جامعہ اسلامیہ میں گئے حضرت مولانا ابوالبرکات صاحب مدظلہ العالی نے نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا اس کے بعد پھر جامع محمدیہ میں پہنچے اس وقت ظہر کا وقت ہو گیا تھا چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد حضرات الاساتذہ کے مجبور کرنے پر معزز مہمانوں نے تھوڑا تھوڑا خطاب کیا۔ میں نے مولانا الٰہ بخش صاحب سے گزارش کی حضرت اپنے اہلحدیث ہونے کا واقعہ ارشاد فرمائیے۔

انہوں نے فرمایا میں اہلحدیث کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ میں تو فقہ کو کئی سال پڑھاتا رہا لیکن میں کہہ دیتا تھا کہ یہ مسئلہ فقہ کا حدیث کے خلاف ہے جب میں کئی مرتبہ یہ کہہ دیتا تو مدرسہ کے منتظمین نے مجھ سے پوچھ لیا کہ تم اہلحدیث ہو یا حنفی حالانکہ میں نے ابھی تک رفع الیدین شروع نہیں کیا تھا میں نے کہا بھائی میں مسلمان ہوں اور جو کچھ کتاب وسنت میں آتا ہے اسے مانتا ہوں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کہ میں کسی اہلحدیث سے ملا ہوں نہ کسی نے مجھے ترغیب دی بلکہ خود صرف اپنی تحقیق کی بنا پر اہلحدیث ہوا ہوں اور خصوصًا فقہ کے اسباق پڑھاتے پڑھاتے ان سے اکتا گیا کہ یہ کیا لغو قسم کی باتیں اور گندی چیزیں اس میں آگئی ہیں دراصل اس میں فقہ سے تنگ آکر اہلحدیث ہونے کا اعلان کر دیا۔

اس کے بعد پھر ہم جامعہ عربیہ میں گئے چونکہ اس وقت قریبًا تین بجنے کو تھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس لیے وہاں پر نہ مولانا محمد چراغ صاحب سے ملاقات ہو سکی نہ مجھے طلبا کو ملنے کا اتفاق ہوا۔

اس کے بعد ہم گوندلانوالہ چلے گئے اور عصر کی نماز ہم نے گوندلانوالہ میں ادا کی چنانچہ ۴ر مئی کا پروگرام گوندلانوالہ میں حسب پروگرام ہوا اور بہت کامیاب رہا۔

خالد گھرجاکھی

۱۶۔ قاری عبدالحفیظ صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث سرگودھا۔

نوٹ:۔ یہ رپورٹ خود قاری عبدالحفیظ صاحب نے لکھوائی ہے اللہ تعالیٰ قاری صاحب کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے اور اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتندرستی سے نوازتا رہے ہمارے مخلص ساتھیوں میں سے ہیں اور یہ بھی ایک اخلاص کی بہت بڑی علامت ہے کہ جب انھیں واضح ہوگیا کہ ہمارا تقلیدی مسلک بہ حیثیت دلائل کے کمزور بلکہ تہی دامن ہے اور نجات کے لیے صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کافی ہے تو انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں اپنے اہلحدیث ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ بھی ایک اہلحدیث مسلک کی سچائی کی علامت ہے آج تک کبھی کسی اہلحدیث کو آپ لوگوں نے کبھی بھی حنفی ہوتے نہ دیکھا ہوگا لیکن الحمدللہ حنفی علماء خصوصاً دیوبندی طبقہ کے سلجھے ہوئے علماء آج خود بخود دلائل ملنے کے بعد صرف وجدان کی وجہ سے اہلحدیث ہو رہے ہیں مولوی عبدالرحمٰن فیصل آبادی کی اہلحدیث ہونے کی وجہ پچھلے پرچہ میں دے دی تھی۔ قاری عبدالحفیظ صاحب کی بھی اہلحدیث ہونے کی وجہ ان کے الفاظ میں لکھی جا رہی ہے۔

خالد گھرجاکھی

بستی رکن والی میں مناظرہ مورخہ ۳۰ر اکتوبر کو ہوا۔ دراصل یہ مجلس مناظرہ نہیں تھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ہمارا تبلیغی جلسہ تھا۔ جس کی تاریخیں ایک ماہ قبل سے مقرر تھیں۔ جلسہ کھلے میدا
بس باقاعدہ اسٹیج، پنڈال اور سائبانوں میں ہو رہا تھا۔ بہت رونق تھی اور
اجتماع اس علاقہ کے لحاظ سے بے مثال تھا۔

مقلدین حضرات کو اہلحدیث کی یہ کامیابی گوارا نہ ہوئی اور بل خلون فی دین اللہ افوا
کا نظارہ برداشت نہ کر سکے چنانچہ اسی تاریخ پر انہوں نے ماسٹر محمد امین صاحب
اوکاڑوی اور ان کے علاوہ مولانا عبدالواحد صاحب اوچ شریف۔ مولانا منظور اح
صاحب علی پوری مولانا محمد اکرم صاحب راجن پوری اور مولانا محمد رمضان صاحب
مظفر گڑھی، مولانا احمد بخش صاحب کھبڑ مظفر گڑھی وغیرہم کو بھی بروقت بلا لیا۔
جب کہ ہمارے علمائے کرام مولانا محمد صدیق صاحب مظفر گڑھی۔ مولانا حافظ محمد
اسماعیل صاحب بھکر اور مولانا عبدالکریم صاحب قاسم آبادی (متصل علی پور)
جو کہ ابھی دو ہفتہ قبل ہی دیوبندی مسلک کو خیر باد کہہ کر اہلحدیث ہوئے ہیں۔
ماشاء اللہ سفید ریش معمر فاضل علوم العربیہ نہایت متقی پرہیزگار اور اپنی پیرانہ
سالی میں محض عاقبت سنوارنے کے لیے مسلک حقہ اہلحدیث کو قبول کیا ہے
فجزاہم اللہ خیر الجزاء۔ اور ان کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب
کلروالی، مولانا خلیل صاحب خان گڑھی۔ مولانا محمد بن عبداللہ شجاع آبادی
کے علاوہ خود قاری عبدالحفیظ صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث سرگودھا
سابق حنفی دیوبندی بھی تشریف فرما تھے جو حج پر جا کر مکمل اہلحدیث ہو گئے۔
اگرچہ درس و تدریس کے سلسلہ میں وہ حنفیت سے دلبرداشتہ ہو چکے تھے۔

اہلحدیث نماز میں اور مقلدین شرارت کے آغاز میں ہمارے ساتھ مقلدین نے مقابلہ کے لیے اپنی
مسجد میں اپنا سپیکر کھول کر ہمیں چیلنج دینا شروع کر دیا جب کہ ہم ابھی ظہر کی نماز ادا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر رہے تھے۔ چنانچہ ان کے مولوی عبدالواحد صاحب نے اپنا تعارف یوں کرانا شروع کیا کہ میں قاری عبدالحفیظ کا استاد ہوں اور انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ ایک حدیث بھی دکھا دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو ہم ان کا مسلک قبول کرلیں گے اہلحدیث زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہیں لیکن ہمیں ایک بھی حدیث نہیں دکھا سکتے۔

ہم نے ان کی شرارت کو پوری طرح بھانپ لیا۔ چنانچہ نماز کے بعد منتظمین نے قاری عبدالحفیظ صاحب کو مائیک پر آنے کی دعوت دی قاری صاحب نے مختصر خطبہ پڑھ کر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ انی ترکت ملة قوم لا یومنون باللہ وھم بالاخرة ھم کافرون ○

ما اہلحدیثیم دغا را نشاسیم　　　　کہ در مسلک ما حیلہ دفن را نشاسیم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری زندگی میں میرے پرانے ساتھی اور بچھڑے ہوئے دوست حضرات سے دوبارہ ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ مولانا منظور احمد عباسی جو کہ نیو ٹاؤن کراچی کے ملے ہوئے ہیں اب مدت کے بعد ملے ہیں اور حضرت الاستاذ مولانا عبدالواحد صاحب جن کا میں بے حد احترام کرتا ہوں اور تا زندگی انشاء اللہ احترام کرتا رہوں گا۔ اور دیگر دوستوں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے آج پھر مدت کے بعد مجھے شرف ملاقات سے نوازا۔ لیکن میں آپ حضرات کو خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ یہ معاملہ نجات اخروی کا ہے ایسا نہ ہو کہ سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو بجائے شفاعت فرمانے کے یہ فرما دیں سحقا لمن غیر بعدی۔ میں اپنے خدا کو حاظر وناظر جانتے ہوئے آپ لوگوں سے برملا عرض کرتا ہوں کہ میں نے حنفی فقہی مسلک کو صرف اس لیے چھوڑا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات اس کے خلاف ہیں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خدا کے گھر خانہ کعبہ بیٹھ کر صرف نجات اخروی کے لیے خدا کے حضور عہد کیا تھا یا اللہ میں نے جو سابقہ کوتاہی کی ہے وہ دیدہ دانستہ نہیں کی اور اب خانہ کعبہ میں ہی اے اللہ تیرے حضور میں اقرار کرتا ہوں کہ ارشاداتِ نبویؐ کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہ کروں گا۔

حضرات ۔ ہمارا کسی کے ساتھ بغض و عناد نہیں ہے نہ ہی ہم کسی سے جھگڑا کرنا چاہتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بچھڑے ہوئے ساتھی حنفی بھائی ہدایہ کی جے چاہتے ہیں اور ہم اہلحدیث ارشادات نبویؐ کی سربلندی چاہتے ہیں ہم پانچ سات سو سال بعد کی تفریعات کو آنحضرتؐ کی طرف بلا سند منسوب کرنے کو تیار نہیں ہم کہتے ہیں کہ تمام بزرگان دین مخلص ہونے کے باوجود معصوم عن الخطا نہیں ہیں انھیں غلطی لگ سکتی ہے صرف اللہ تعالٰے اپنے انبیاء کو ہر قسم کی غلطی سے بچاتا ہے کیونکہ انہوں نے دین پیش کرنا ہوتا ہے ۔

آپ لوگ اپنے فقہی انبار کو سینے سے لگا رہے ہیں اور اپنے فقہاء کا دفاع کرتے ہیں لیکن ہم اہلحدیث حدیث مصطفےٰ کے ہوتے ہوئے دوسری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے کیونکہ ہم کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھا ہے اور صرف رسول اللہ کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں، ہم نہ ہدایہ کے مصنف کو رسول اللہ مانتے ہیں نہ دیگر فقہیات کے مصنفین کو رسول کا مقام دینے کو تیار ہیں آپ لوگ اپنے وقار کو ٹھیس نہیں پہنچنے دیتے اور اپنی انا کی حفاظت کرتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین ۔ کہ عزت اللہ اور رسولؐ سے ارشادات قبول کرنے میں ہے اور ساری کوشش ہماری یہ ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اور ان کے ارشادات سربلند ہوں "جھنڈا کلمہ پڑھیں دا اے او ہندی گل مَنّی دی اے ۔" پیغمبر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بھی اُونچی ہے اور ان کی بات بھی اُونچی ہے ۔ اوہندی ذات جہی کسے دی ذات نہیں اور اوہندی بات جہی کسے دی بات نہیں (یہ پنجابی بول اور تکیہ کلام انھیں سے نقل کیا جا رہا ہے)

اگر حنفی یہ کہیں کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں تو میں کہتا ہوں " گھروں میں آداں سنے تو دیویں ۔" میں نے جس گھر کو چھوڑا ہے یہ سمجھتے ہوئے چھوڑا کیونکہ میں ان اندرون خانہ باتوں سے خوب واقف ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ حلالہ جیسی بدترین بدمعاشی کے جواز کے لیے ہم کس کس مصیبت میں پڑتے رہے اگر علم نہ ہو تو اپنے فتوؤں کو اُٹھاؤ ، ہدایہ ، عالمگیری شرح وقایہ سے لے کر پکی روٹی تک سب انہی کتابوں سے فتوے دیتے ہیں لیکن اہلحدیث صرف کتاب وسنت کا حوالہ دیتے ہیں اگر آج کوئی حنفی اپنے فتوؤں میں سے کوئی فتوے دکھا دے جس میں انہوں نے کتاب وسنت کا حوالہ دیا ہو تو میں آج بھی دوبارہ حنفی ہونے کو تیار ہوں مگر سے

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے   یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بالآخر حلالہ نکلوا کر ہی رہے

قاری صاحب نے حلالہ کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حلالہ کا مزہ اور ثواب کا پتہ کرنا ہے تو اپنے ساتھی مولوی شبیر احمد صاحب روہیلاں والی سے دریافت کریں کہ انہیں حلالہ کتنا مہنگا پڑا اپنے ہی شاگرد کے پیچھے دو ماہ پھرتے رہے اور منتیں کرتے رہے اور پھر دو ہزار روپیہ دے کر بیوی واپس لی ۔ استغفر اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کتنی مہنگی پڑی ۔ اللہ کے پیارے پیغمبر نے ارشاد فرمایا ہے کہ حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے دونوں لعنتی ہیں ۔
حضرات آپ یقین جانیں حلالہ لعنت ہے گناہ ہے بے حیائی ہے بُرا رستہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اگر ضرور نکلوانا ہے تو اپنے علماء کا حلالہ نکلواؤ اور ان آنے والے علماء کا نام لے کر فرمایا کہ ان کا حلالہ نکلواؤ ورنہ ان بے چاری بے گناہ عورتوں کا کیا گناہ ہے یہ بے چاری شرم وحیا کی پیکر جو کسی غیر سے بات بھی کرنا پسند نہیں کرتیں انھیں اس بدترین کام پر مجبور کرتے ہو ان بے چاری عورتوں کو کیوں ذلیل کرتے ہو (حاضرین کے بے تحاشا فلک شگاف نعروں سے سارا پنڈال گونج اٹھا)

اہلحدیث کا فاتحہ خلف الامام کے بارے میں موقف

پھر قاری صاحب نے فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ بھی ٹھوس دلائل سے اور مختلف مثالوں سے مسئلہ خوب واضح فرمایا اور فرمایا کہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کی طرح ماسٹر امین صاحب اور ان کے ساتھی ایک حدیث دکھادیں تو ہم آج بھی اپنا مسلک چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن قیامت تک ایک بھی حدیث پیش نہیں کرسکتے۔

اس کے علاوہ تمام اختلافی مسائل آمین بالجہر رفع الیدین وغیرہ مسائل بھی بیان فرمائے جس سے حاضرین بہت مطمئن اور محظوظ ہوئے۔

مقلدین کی بے قراری اور بے جا مداخلت

قاری صاحب کی تقریر سے چاہیے تو یہ تھا کہ ماسٹر محمد امین صاحب اور ان کے ساتھی بھی توبہ کرکے مسلک حقہ کی پیروی اور خدا و رسول کی دشمنی سے باز آجاتے اور کتاب و سنت کی مخالفت کرنا ترک کردیتے اور جو وہ بار بار رسول اللہ کے ارشادات کی کتابوں کی توہین کرتے ہیں اس سے توبہ کرتے اور جو بار بار کہتے تھے "بخاری کو آگ میں پھینکو یہ کس کام کی کتاب ہے جس میں نماز بھی پوری نہیں۔" ان نازیبا الفاظ سے توبہ کرکے ارشادات نبوی پر عمل کرنے کا عہد کرتے۔ لیکن الٹا قاری صاحب کی مخالفت کرنے کے لیے مسجد کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لاوڈ سپیکر لا کر چیلنج دے دیا بلکہ قاری صاحب کو گالیاں بھی دیتے رہے۔

جماعت اہلحدیث کی بُردباری اور مقلدین کی خواری

اہلحدیث افراد کا حوصلہ اور بردباری

قابل دید تھی کہ اتنی بے جا مداخلت اور دریدہ دہنی کا منظر دیکھ کر بھی ایک فرد بھی پنڈال سے نہ ہلا بلکہ بڑے نظم و نسق کا ثبوت دیا اور ایک آدمی بھی نہ ہلا اور مقلدین حضرات کی مداخلت کی وجہ سے جو وہ مجمع کو خراب کرنا چاہتے تھے بڑے خائب و خاسر ہوئے قاری صاحب نے مسکراتے ہوئے مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے فرمایا میرے بھائی ان بے چاروں سے گھبرانا نہیں ان کا ابھی ابھی حلالہ نکلا ہے اس لیے کچھ تکلیف زیادہ ہے، تم لوگ بالکل اطمینان سے تشریف رکھے رہو۔

مناظرہ اور اس کی روداد

بالآخر مقلدین نے سامنے آکر اسٹیج لگا دیا اور کہنے لگے کہ ہم تمہارے ساتھ مناظرہ کرنے آئے ہیں۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ موضوع کیا ہوگا؟ مقلدین نے کہا ہم ترتیب جنازہ پر مناظرہ کریں گے قاری صاحب نے فرمایا کہ ہمارا تمہارا ترتیب جنازہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہمارا تمہارا اختلاف بہت سے مسائل میں ہے۔ ان میں سے کوئی مسئلہ لے لو۔ ہمارا تمہارا مسئلہ توحید میں بھی اختلاف ہے تم سماع موتیٰ کے قائل ہو ہم نہیں تم وسیلہ کے قائل ہو ہم نہیں ہمارا تمہارا مسئلہ رسالت میں بھی اختلاف ہے تم لوگ ائمہ کی تقلید کو واجب کہتے ہو تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کے ہوتے ہوئے اماموں کی باتیں قبول کرتے ہو، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دین میں کسی کی بات قبول کرنے کو تیار نہیں تم ہر کسی کی بات بغیر دلیل کے قبول کر لیتے ہو ہم یہ مقام صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دیتے ہیں صرف خدا و رسول کی بات کو بے چون و چرا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ماہنامہ [illegible]
۵ جولائی ۱۹۹۰ء - ۱۰ محرم [illegible]
[illegible]

۵ جولائی ۱۹۹۰ء [illegible]
(۱) [illegible]

۵ جولائی ۱۹۹۰ء [illegible]
[illegible]
(۵) [illegible]

[illegible] ۱۹۹۰ء [illegible]
[illegible]
[illegible]

Phone : 4123

Ch. Barket Ali

Basti Rehmat Pur, Okara

Dated ۱۱ - ۹ - ۹۰ء

Ref. No. ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا محمد ادریس صاحب کی صاحبزادی مسماۃ صفیہ بیگم (شفیقہ بیگم

سے حقیقی بھائی ہے قریشی محمود الحق کی بیوی ہے محمود الحق اور اس کا تمام خاندان اہل حدیث

مسلک سے وابستہ ہے۔ مولانا [illegible] 55 [illegible] ہیں۔ آج سے جاری

(۱) [illegible]

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے کے قائل ہیں ہمارا تمہارا اختلاف حلالہ میں ہے ہم اسے لعنت کا باعث سمجھتے ہیں بے حیائی اور گندگی کہتے ہیں اور آپ اسے شیر مادر کی طرح عین ثواب سمجھ کر لطف اندوز ہوتے ہو۔ مگر ماسٹر صاحب بضد رہے کہ ہم مناظرہ صرف ترتیب جنازہ پہ ہی کریں گے قاری صاحب نے پوچھا آپ نے ترتیب جنازہ کس سے سیکھی ہے ماسٹر صاحب نے کہا فقہ سے، قاری صاحب نے فرمایا فقہ کس سے سیکھی ہے ماسٹر امین صاحب نے فرمایا امام صاحب سے، قاری صاحب نے فرمایا امام صاحب نے کس سے سیکھی ہے ماسٹر صاحب نے کہا یہ مناظرہ میں بتائیں گے۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ مناظرہ تو شروع ہو ہی چکا ہے۔ لیکن کوئی جواب نہ دے سکے۔

قاری صاحب نے فرمایا میرے بچھڑے ہوئے ساتھیو تم اسٹیج پہ کچھ اور کہتے ہو اور ذاتی زندگی کچھ اور ہوتی ہے اسٹیج پہ تم اہلحدیثوں کو گالیاں دیتے ہو اور رشتہ کرنے کے لیے آپ پھر اہلحدیث ہی کو منتخب کرتے ہو اپنی بچیوں کے لیے اہلحدیثوں کے سوا اور کوئی جگہ بھی نظر نہیں آتی۔ عوام ایک دم بول اٹھے بات واضح کرو اور دلیل پیش کرو۔

www.KitaboSunnat.com

ثم نکسوا علیٰ رؤسھم

قاری صاحب نے جیب سے مکتوب نکالا جو چوہدری برکت علی صاحب محلہ رحمت پورہ کے ذاتی پیڈ پر تھا جو انہوں نے پڑھ کر سنایا اور ایک مکتوب کی فوٹو صدر جلسہ مولانا محمد دین صاحب کے حوالہ کی۔

ماسٹر صاحب کہنے لگے یہ کام میری لاعلمی میں ہوا قاری صاحب نے فرمایا غلط ہے لاعلمی میں نہیں ہوا بلکہ یہ سب کچھ دیدہ دانستہ کیا ہے جیسا کہ تحریر سے واضح ہو رہا ہے اور یہ سب کچھ چوہدری صاحب کے سامنے ہوا ہے میرے بھائی ہمیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی منظور ہے ہمیں کافر بھی کہتے رہو اور ہمیں رشتے بھی دیتے رہو۔ اس پر خود احناف نے ماسٹر امین صاحب کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اسٹیج پر سے کھسکنا شروع کر دیا قاری صاحب بار بار للکارتے رہے کہ اب ہم بھاگنے نہیں دیں گے بغیر مناظرہ کیے نہیں جانے دیں گے جس مسئلہ پر دل چاہے بات کرو لیکن بغیر مناظرہ نہیں جانے دیں گے۔

اس کے بعد مولانا محمد صدیق صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور قاری صاحب کو بٹھا دیا۔ مولانا صاحب نے بخاری شریف نکالی اور ارشادات نبوی بڑے احسن انداز سے پڑھتے جاتے تھے اور ترجمہ سُنانتے جاتے۔

سُن سُن کر حنفی حضرات میں سے کتنے ہی لوگوں نے حنفی مذہب سے توبہ کر کے اہلحدیث ہو گئے اور جن کو برداشت نہیں تھا وہ خاموشی سے کھسکتے گئے۔

قاری صاحب نے آخری بار للکارتے ہوئے کہا ماسٹر صاحب آپ یا آپ کے ساتھی ان احادیث کا جواب دیں ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں لیکن ماسٹر صاحب کوئی جواب نہ دے سکے بلکہ مسلسل خاموش ہی رہے بلکہ بھاگنے کے لیے کوئی راستہ تلاش کرتے رہے بالآخر وہی ہوا کہ مقلدین نے پولیس کو اطلاع کی ہوئی تھی چنانچہ پولیس آئی اور چونکہ وہ بلا اجازت مداخلت بے جا کر رہے تھے پولیس نے آ کر انہیں منتشر کر دیا اور اسٹیج اٹھوانے پر مجبور کر دیا بہرحال مقلدین نہایت کامیابی کے ساتھ پسپا ہوئے اور نامراد و ناکام لوٹے۔ بہرحال اہلحدیث کا جلسہ ہوتا رہا اور مقلدین کا حلالہ بھی نکل گیا اور ملا کچھ بھی نہ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی ذلت سے بچائے اور کتاب و سنت کی پناہ میں آ کر ہمیشہ کی عزت کی زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

۱۷۔ مولانا دوست محمد صاحب مولانا جوانی میں تعلیم حاصل کرنے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعد سکول میں لگ گئے تھے وہ اپنے اہلحدیث ہونے کا واقعہ خود مجھ سے بیان کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور پیار جو کہ ہر مسلمان کی فطرت ہے سے مجبور ہو کر علمائے کرام سے پوچھنا شروع کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی کوئی کتاب ہے ؟ کسی بتانے والے نے بتایا کہ مشکوٰۃ شریف ترجمہ ہو چکی ہے وہ لے لو۔ چنانچہ میں لاہور گیا اور مشکوٰۃ کا پہلا حصہ لے آیا۔ میں نہایت محبت کے ساتھ روزانہ اس کا مطالعہ شروع کر دیا جیسے جیسے میں اسے پڑھتا جاؤں اس پر عمل بھی کرتا جاؤں ایک دن مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کسی نے کہا کہ تو وہابی ہو گیا ہے کیا وجہ ہے میں نے کہا وہابی کسے کہتے ہیں اسی نے کہا کہ جو اس طریقہ سے نماز پڑھے وہ وہابی ہوتا ہے میں نے کہا بھائی میں نے تو آنحضرت کے ارشادات کی کتاب بڑی مشکل سے حاصل کر کے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں اس نے کہا اس کو وہابی کہتے ہیں میں نے کہا پھر جو چاہے کہو اگر پیارے کی باتوں کو ماننا وہابی ہے تو کوئی بات نہیں۔

آج سے قریباً بیس پچیس سال قبل جب ان سے ملاقات ہوئی تو مولانا دوست محمد صاحب نے کہا مولانا آپ مشکوٰۃ شریف کا صرف ایک پہلا چوتھائی بہت اچھا کر کے چھپوائیں اور بہت سستے داموں فروخت کریں میں نے کہا کیا وجہ ہے فرمایا میں صرف ایک ربع مشکوٰۃ پڑھ کر ہی اہلحدیث ہوا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح ہر آدمی اپنے راہنما کی کتاب کو محبت سے پڑھتا ہے، کمیونسٹوں کو دیکھیے کہ وہ لینن اور مارکس کی کتابیں کس شغف سے پڑھتے ہیں مسلمانوں کو بھی اپنے راہنما جو تمام کائنات کے سردار ہیں بلکہ انبیاء اور فرشتوں کے بھی سردار ہیں ان سے محبت کا ثبوت اس طرح دینا چاہیے کہ ان کے ارشادات کی کتابیں بڑے پیار اور محبت سے پڑھنا چاہیے یقیناً آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

17295

www.KitaboSunnat.com

کی زندگی کا مطالعہ انسان کی صداقت کا سبب بن سکتا ہے۔

الحمدللہ آج مولانا دوست محمد صاحب مدت سے ریٹائرڈ ہوکر علم کی دولت سے مالا مال ہوکر جامع مسجد اہلحدیث چکوال کے مسجد کے خطیب ہیں۔

۱۸۔ مولانا محمد مسکین صاحب

مولانا مسکین صاحب متنند عالم فاضل معقولات و منقولات ہیں اور آج کل راولپنڈی میں جامع مسجد اہلحدیث بطور مدرس کام کر رہے ہیں یہ اس قافلہ کے روحِ رواں تھے جو مولانا غلام اللہ صاحب کے ساتھ راولپنڈی میں مسلک حنفیہ پر کاربند تھے اور مولانا بہادر بیگ صاحب جن کا واقعہ سابقہ اشاعت میں پیش کیا جاچکا ہے کہ یہ بھی اس قافلہ سے کٹ کر مرکزی مسجد کے مدرسہ میں اس قافلہ میں شامل ہوگئے ہیں جس میں ان کے ساتھی مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث راولپنڈی صدر اور حضرت حبیب الرحمٰن شاہ صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث موہن پورہ اس قافلہ کے سالارِ اوّل حضرت مولانا اسماعیل صاحب ذبیحؒ تھے۔

میرے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کتنا بچہ ہے جس کا نام ڈھول کا پول ہے جس میں راولپنڈی اہلحدیث ہونے والوں کے بارہ مندرجہ ذیل نام ہیں جو ابتدائی کش مکش کے بعد اہلحدیث ہو گئے تھے۔

مولانا بہادر بیگ صاحب مولانا محمد مسکین صاحب حاجی محمد شفیع صاحب محمد امین صاحب، حاجی عبدالعزیز صاحب حاجی محمد صدیق صاحب۔ حاجی عبدالکریم صاحب حاجی نذیر احمد صاحب۔ حاجی یٰسین صاحب۔ رمضان علی صاحب مقبول صاحب اور محمد اکرم صاحب۔

۱۹۔ محمد منیر بھٹہ صاحب گوجرانوالہ

جناب محمد منیر صاحب اگرچہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عالم دین نہیں ہیں لیکن ہیں ان کو علماء کے زمرہ میں ہی لکھ رہا ہوں کیونکہ آج کل کے مقلدین علماء کے بڑے بڑوں کو کھنگن بھی نہیں دیتے (پنجابی محاورہ) یعنی بات بھی نہیں کرنے دیتے چونکہ ان کا اہلحدیث ہونا بڑے معرکے کے بعد ظہور میں آیا تھا اور بڑا ہی دلچسپ واقعہ ہے اس لیے درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

اصل بات یہ ہے کہ جو بھی شخص تحقیق کے میدان میں نکلے گا وہ ضرور اہلحدیث ہو جائے گا کیونکہ تحقیق علم اور روشنی کا نام ہے اور تقلید جہالت اور اندھیرے کا نام ہے۔ کیونکہ تقلید کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ آنکھیں بند کر کے اُمتی کے پیچھے لگ جانا اور اس کی ہر غلط اور صحیح بات کو وحی کی طرح قبول کرتے جانا اور تحقیق کر کے کسی کے پیچھے لگے تو اسے تقلید نہیں کہتے۔

چنانچہ جناب منیر بھٹہ صاحب آج سے بیس سال قبل کٹر حنفی تھے جو کسی کو معاف کرنا جانتے ہی نہ تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں مولانا غلام اللہ صاحب۔ سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری۔ مولانا محمد سرفراز صاحب۔ قاضی نور محمد صاحب۔ قلعہ دیدار سنگھ کے حلقہ ارادت میں ہی رہا کرتا تھا۔ میرے پاس علمائے دیوبند کی کتابیں موجود ہیں ان کا ہر وقت مطالعہ کرتا رہتا تھا۔

ایضاح الادلہ مولانا محمود الحسن صاحبؒ شہاب الثاقب مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ، تذکرۃ الرشید مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ آب حیات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ صاحب۔ شمائم امدادیہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ نشر الطیب مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ۔ ان کا مطالعہ خوب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ میں بجائے مضبوط حنفی ہونے کے متزلزل ہو گیا کیونکہ بنیادی طور پہ یہ بریلویوں سے کم نہ تھے بلکہ ایک ہی طرح کے دو مسلک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۸ء کی بات ہے کہ قلعہ دیدار سنگھ میں قاضی نور محمد صاحب کی مسجد میں سالانہ کانفرنس ہو رہی تھی وہاں میں طلباء سے مل کر مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی مرحوم کے متعلق جو کچھ بڑے الفاظ سے مسجد میں ذکر کیا کرتے تھے خدایا پناہ - ایک دفعہ وہاں پر ایک اہلحدیث سے ہمارا جھگڑا ہو گیا اور خاصا طول پکڑ گیا حتیٰ کہ اُس کا معاملہ عنایت اللہ شاہ صاحب کے پاس بھی پہنچ گیا - انھوں نے یہ فرمایا کہ جس کا نام محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ کا ہے ان کا اس برصغیر کے اندر کوئی مقابلے کا آدمی نہیں ہے اُس کی شان میں گستاخی مت کرنا - چنانچہ اس کے بعد میں نے ایک دفعہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق مولانا اسماعیل صاحب سے پوچھا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جو رفع الیدین کرنے والا ہے اس سے نہ کرنے والا بہتر ہے - مجھے اس کا مطلب بتائیں کیونکہ ہمیں تو اسی طرح بتایا گیا تھا مولانا صاحب نے فرمایا اصل عبارت یہ ہے والذی یرفع احب الیّ ممن لا یرفع - کہ رفع الیدین کرنے والا مجھے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے نہ کرنے والے سے - میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ کیا علمائے کرام اتنا غلط ترجمہ بھی کر لیتے ہیں - بہر حال میرے تحقیق کرنے کی ابتدا یہیں سے شروع ہوئی - اس کے بعد میں مولانا سرفراز صاحب سے سوال پوچھ کر مولانا سلفی صاحب کو پریشان کرنے کے لیے کئی قسم کے سوالات کرتا رہتا تھا - لیکن معاملہ کچھ اُلٹ ہی ہوتا جاتا -

سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا بھائی میں حنفی - مالکی - شافعی - حنبلی اور اہلحدیث سب کو باوجود فروعی اختلاف کے مسلمان اہلسنت اہل حق سمجھتا ہوں اور خود حنفی ہوں ائمہ اربعہ حضرت امام ابو حنیفہؒ حضرت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام مالکؒ ۔ حضرت امام شافعیؒ ۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اجمعین کو برحق جانتا ہوں ۔" (اس تحریر کی نقل ساتھ ملحق ہے)

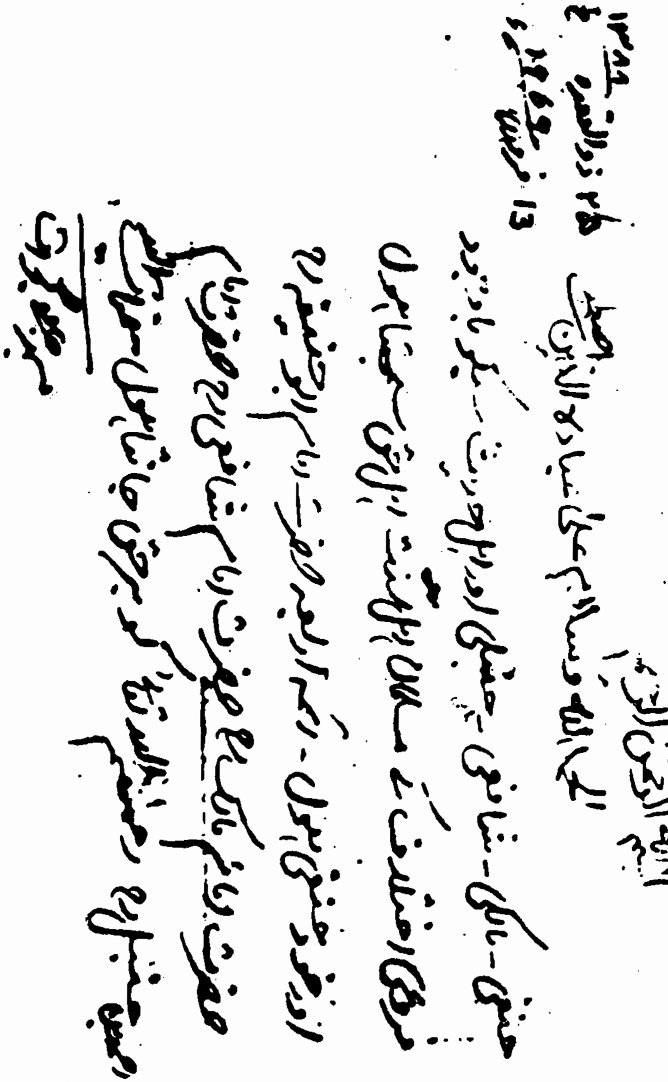
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
۲۵ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ
13 فروری 1970ء
حنفی - مالکی - شافعی - حنبلی اور اہل حدیث - یکو باوجود
فروعی اختلاف کے مسلمان اہل سنت اہل حق سمجھتا ہوں
اور خود حنفی ہوں - ائمہ اربعہ حضرت امام ابو حنیفہ رح
حضرت امام مالک رح حضرت امام شافعی رح حضرت امام
احمد بن حنبل رح رحمہم اللہ تعالیٰ کو برحق جانتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعد میں جب ہم اشاعت کرنے لگے تو شاہ صاحب نے اسی وقت اپنے علماء کے کہنے کی وجہ سے رکوا دیا تھا۔ شاہ صاحب فرماتے تھے کہ بھائی میں تو سری نمازوں میں فاتحہ خلف الامام کا فاعل و قائل ہوں۔ شاہ صاحب نے جب یہ فرمایا تھا تو اس وقت میرے ساتھ حاجی ظہور الٰہی صاحب و مستری محمد حسین صاحب بھمہ والے بھی موجود تھے۔

مولانا سلفی صاحب نے ایک سوال میری معرفت تمام احناف پر کیا اور فرمایا کہ اس کی تحقیق کر کے لاؤ کہ جب امام سورۃ فاتحہ یا اس سے آگے قرأت کر رہا ہو تو مقتدی شامل ہونے والا نماز میں کس طرح شامل ہو۔ کسی نے کہا سبحانک اللہ مکمل پڑھ لے کسی نے کہا صرف اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ قرآن کی نص کے مطابق ہم کچھ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ آپ بتائیں کہ یہ چیزیں ہم کس دلیل کی وجہ سے پڑھیں۔ انہوں نے کہا حدیث میں آتا ہے، میں حیران ہوا کہ قرآن کو چھوڑ کر اب حدیث کی طرف رجوع کیوں کیا گیا کیونکہ اگر حدیث کی طرف ہی رجوع کرنا ہے تو جو اہلحدیث کہتے ہیں پھر وہ کیوں نہ تسلیم کر لیا جائے یہ گفتگو میں مولانا محمد چراغ سے کرنا شروع کر دی۔

انہوں نے بتایا کہ حدیث سے بھی اہلحدیث مسلک ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو حدیث وہ پیش کرتے ہیں اس میں ایک راوی محمد بن اسحٰق دجال ہے اس کی حدیث کیسے قبول ہو سکتی ہے میں نے آکر مولانا سلفی صاحب سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ فتح القدیر میں امام الاحناف علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے ھوا میر المومنین فی الحدیث ھو ثقۃ ثقۃ ثقۃ (یہ الفاظ مجھے بھٹہ صاحب نے زبانی لکھوائے)

اور حقیقت بھی یہ ہے معاصرین ایک دوسرے سے ایسی باتیں کہہ ہی دیا کرتے ہیں ورنہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق تو اس سے بھی بہت زیادہ کچھ کہا گیا ہے معاصرین کی نقطہ چینی سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب میں نے یہ دلیل پیش کی تو مولانا چراغ صاحب نے فرمایا کہ بھائی تم پڑھ لیا کرو اور مولانا سلفی صاحب سے اب کوئی بات نہ کرنا کیونکہ میں آج تک کبھی کسی جھگڑے میں نہیں پڑا۔

جس واقعہ کی وجہ سے مجھے دھکیل کر اہلحدیثوں کے پلہ میں ڈال دیا گیا وہ اس طرح پیش آیا کہ جب میں احسن الکلام کا مطالعہ کیا تھا اس میں ایک حدیث پیش کی ہوئی تھی کہ اذا قرء فانصتوا مسلم میں ہے۔ میں صوفی عبدالحمید کے پاس آیا اور ان کو احسن الکلام بھی دکھائی اور مسلم شریف بھی دکھائی کہ وہ لفظ جہاں مولانا سرفراز صاحب نے ٹانکے ہوئے ہیں وہاں نہیں ہیں مہربانی فرما کر مجھے بتایا جائے کہ یہ حدیث مسلم میں کہاں ہے؟

مولانا سرفراز صاحب نے حدیث اس طرح نقل کی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فبین لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین الحدیث (بحوالہ احسن الکلام ص۱۸۹ مسلم ص۱۷۴)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا ہمیں نماز کے طریقے بتلائے ہمیں نماز سکھائی فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کیا کرو پھر تم سے کوئی نماز پڑھایا کرے جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو جب امام قرأت کرے تم خاموش رہو جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

میں نے جب صوفی صاحب سے کہا تو انہوں نے جواب دینے کی بجائے مجھ پر ناراض ہونا شروع ہو گئے غصہ سے سرخ ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے چادر گر گئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمانے لگے۔ کہ یہ بات مصنف سے جا کر پوچھو میں نے کہا آپ میری بات کی تصدیق یا تکذیب تو فرما دیں کہ کیا میرا سوال واقعی دُرست ہے یا غلط ؟

لیکن صوفی صاحب اتنا بوکھلائے کہ اتنے زیادہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہاں سے نکل جائیں میں نے ہنستے ہوئے کہا حضرت میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ سوال دُرست ہے یا نہیں انہوں نے پھر کہا میں کہتا ہوں یہاں سے نکل جاؤ یہاں مت آیا کرو اور اس کے بعد مولانا سلفی مرحوم کو پیغام بھیجا کہ اس کو یہاں نہ آنے دیا کریں۔

گویا کہ اپنے ہاتھ سے دھکیل کر اہلحدیثوں کے زمرہ میں داخل فرمایا اور میرے ساتھ میرے ساتھی بھی اس واقعہ کی وجہ سے اور بھی آدمی اہلحدیث ہو گئے جن کے نام کچھ یہ ہیں صوفی محمد اسلم صاحب سائیکلوں والے چوہدری ذکریا صاحب ماسٹر عبدالقیوم صاحب۔ محمد انور صاحب منشی محمد یوسف صاحب محمد منیر صاحب بجلی والے محمد اقبال صاحب وغیرہ قابل ذکر ہیں اس وقت میرے ساتھ تقریباً ستره آدمی اہلحدیث ہوئے تھے۔

یہ سب تحقیق کی برکت ہے اگر کوئی آدمی گڑھا دیکھنے کے باوجود آنکھیں بند کر کے چلتا جائے اور کہے کہ بھائی میں تحقیق نہیں کروں گا بلکہ تقلید پر ہی اڑا رہوں گا تو وہ آخر اس میں گر جائے گا۔ حالانکہ میں مولوی نہ ہونے کے باوجود آج تک للکارتا ہوں کہ مجھے اس کا جواب دیں لیکن کوئی آدمی تاب نہیں لا سکتا۔

علامہ خالد محمود صاحب کو بھی اس مسجد (نصرۃ العلوم والی) میں جلسہ میں تقریر کے دوران انہوں نے چیلنج کیا تو میں نے برملا کھڑے ہو کر اعتراض کر دیا جس کی وجہ سے سارا جلسہ ہی درہم برہم ہو گیا اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اسی وقت دیوبندی بھی دو گروہوں میں بٹ چکے تھے حیات الانبیاء والے میرے مخالف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھے اور مماتی گروہ میری حمایت میں اُٹھ کھڑا ہوا اور آپس میں گتھم گتھا ہو گئے بعد میں علامہ خالد محمود کو ملا تو انہوں نے کہا بھائی مجھے آپ کے اندرونی حالات کا علم نہ تھا ورنہ مجھے کیا مصیبت پڑی تھی کہ کوئی ایسی بات کرتا۔

چنانچہ اس کے بعد انہوں نے مجھ خادم سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا اور میں نے بطیب خاطر اہلحدیث کو قبول کر لیا جس میں سب سے زیادہ مولانا اسماعیل صاحب سلفی مرحوم کے اخلاق کا اثر ہے کیونکہ میں رٹی رٹائی باتوں کی وجہ سے تیزی کرتا لیکن سلفی صاحب پیار اور اخلاق سے بات بتاتے جس سے متاثر ہوئے بغیر میں نہ رہ سکا خصوصاً جب کہ ان کے بتائے ہوئے اعتراض کا جواب بھی آج تک کسی حنفی سے نہیں مل سکا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو قبول کرنے اور اس پہ زندگی گزارنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

۲۰۔ چوہدری محمد اشرف صاحب

چونکہ ذکر چل نکلا غیر علماء کا اگرچہ وہ اپنے گاؤں کے ایک اہم شخصیت ہوتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ کسی کو سمجھ دے دیتا ہے اور وہ سوچنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہدایت کے دروازے کھول دیتے ہیں مثلاً چوہدری محمد اشرف صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار سہنسرہ گورایہ ضلع گوجرانوالہ کے نہ صرف اہلحدیث ہی ہوئے بلکہ اب وہ ہمارے تبلیغی مشن کے اہم رکن بن گئے ہیں چنانچہ ماہِ جون کے دو جگہ پر باقاعدہ ان کا پروگرام رکھا گیا ہے۔

۲۱۔ ڈاکٹر مظہر قیوم صاحب

یہ ڈاکٹر صاحب گلوٹیاں خورد کے ہیں جو سیالکوٹ کے ضلع کی تحصیل ڈسکہ میں قیام فرما ہیں الحمدللہ یہ بھی اہلحدیث ہونے کے بعد ہمارے تبلیغی مشن پر دو پروگراموں میں شرکت کے لیے جا رہے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مفتی عبدالرحمٰن رحمانی

(فاضل جامع اشرفیہ لاہور)

ملخصاً بشکریہ مجلہ الدعوۃ جون ۱۹۹۱ء

•

جناب مفتی عبدالرحمٰن صاحب رحمانی کی پیدائش جالندھر میں ۱۹۳۹ء میں ہوئی۔ تقسیم ہند کے وقت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آکر آباد ہو گئے۔ آبائی پیشہ زراعت ہے اور آرائیں برادری سے میرا تعلق ہے۔

مڈل تک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہی تعلیم حاصل کی اور دینی تعلیم ابتدائی جامعہ ربانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک قدیمی درس گاہ سے حاصل کی آخری سال جامعہ اشرفیہ اچھرہ لاہور میں ۱۹۶۳ء میں دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ پھر لاہور بورڈ سے ہی طب کا کورس پاس کیا۔

مفتی صاحب خود فرماتے ہیں میں جب حنفی مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتا تھا تو مجھے ہمیشہ حدیث ہی پڑھانے کا موقع ملا۔ پھر ہر مدرسہ میں افتاء کا منصب بھی میرے ہی پاس رہا۔ یوں تحقیقی منہج میں چلتا چلتا بعض مسائل میں حنفی ترجیحات سے اختلاف کرنے لگا۔ حتیٰ کہ ایک موقع پہ ایک مجلس میں طلاقِ ثلاثہ کو ایک قرار دیا۔ اس پر فتویٰ بھی لکھا اور طلاق مکرہ (زبردستی کی طلاق) کے عدم وقوع کا فتویٰ دیا اور بھی دینی مسائل میں اختلاف کیا۔ میرے حنفی اساتذہ اور ساتھی یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر برداشت کرتے رہے کہ اس کی اپنی رائے ہے۔ یہ تو فقہی مسائل تھے۔ نماز اور دوسری عبادات میں میرے طریقے حنفیت کے مطابق تھے۔ اس لیے مجھے سب حنفی سمجھتے رہے آہستہ آہستہ مجھے نیم مقلد کہا جانے لگا۔ اللہ کے فضل سے تقلید کا بُت میرے دل سے ٹوٹ چکا تھا لیکن مدارس کی بندشیں! یہی ہوتی ہیں کہ جن کے باعث آدمی کوئی انقلابی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ اس کی وجہ سے مجھے شدید نفرت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ تب میں نے فیصلہ کیا کہ الگ مدرسہ قائم کروں۔ میں نے مظہر العلوم میں ہی یہ رجحانات پیدا کر لیے تھے۔ اسی نظریہ کے پیش نظر میں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اپنی شہری جائیداد بیچی اور عبدالحکیم میں ۱۹۷۵ء میں جگہ خریدی اور ایک مدرسہ قائم کیا تاکہ کوئی انجمن مالی معاون اس پر اثر انداز نہ ہو اور اب تک اسی حیثیت میں ہے۔

بالآخر میں کتب احادیث پڑھا کر اور افتاء کے سلسلہ میں تحقیق کر کر کے میرا ذہن تقلید سے تو متنفر ہو چکا تھا پھر ۱۹۸۲ء میں اپنی والدہ کے ساتھ حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب گیا۔ یہ شوال کا پہلا عشرہ تھا۔ میرا چھوٹا بھائی ریاض یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔ میں نے سعودی عرب میں سعودی علماء سے مختلف مسائل میں مجالس کیں۔ پھر جامعات میں آیا۔ ڈھائی ماہ کا عرصہ میں نے تگ و دو اور حق کی جستجو میں گزارا۔ حرم شریف میں درس دینے والے علماء کی مجالس میں بیٹھا۔ اس سے میرے رجحانات میں کافی تبدیلی واقع ہوئی۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ پاکستان جا کر عمل بالحدیث کا سلسلہ بالترتیب شروع کر دوں۔ جب پاکستان واپس آیا تو دو سال عبدالحکیم سے باہر مختلف مدارس میں پڑھاتا رہا اور تحقیق مسائل سے یہ تبدیلی مجھ میں آتی رہی۔ شعور اور ادراک بڑھتا رہا۔ کئی مسائل ایسے تھے کہ جن میں میں نے فیصلہ کر لیا کہ اہلحدیث حق پر ہیں اور تقلید کے شرک ہونے تک مجھے اس میں شک ہو گیا۔ یہ تبدیلی مجھ میں ۱۹۸۲ء میں سعودی عرب سے واپسی پر ایک سال کے اندر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اندر واقع ہوگئی ۔ لیکن رفع الیدین میں نے شروع نہیں کی ۔ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا رہا مگر اس سے تو لوگوں کو پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں اہلحدیث ہوگیا ہوں ۔ میں چاہتا تھا کہ رفع الیدین ایسے موقع پر شروع کروں کہ جب بہت سارے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا سکوں، میں طلباء پر محنت کرتا رہا ۔ انہیں تقلید کے بھیانک نتائج سے مطلع کرتا رہا ۔ میرے مدرسہ میں فاضل عربی کا کورس بھی ہوتا تھا ۔ اس میں ہدایہ کی بجائے عمداً حجۃ اللہ پڑھاتا رہا ۔ طلباء کو تقلید کی بحث پر توجہ دلاتا رہا ۔ جب میں عملاً اہلحدیث ہوا تو مجھے میرے بہت سے شاگرد کہنے لگے کہ آپ ہمیں اس کی دعوت بہت پہلے سے تعلیم کے دوران دیتے رہے ہیں مگر عملاً یہ کام آپ نے بہت دیر سے شروع کیا ۔ یوں کہہ لیجیے کہ ۱۹۸۲ء کے بعد میں اہلحدیث ہو چکا تھا ۔ لیکن لوگوں کو تب پتہ چلا جب میں نے رفع الیدین کیا ۔ رفع الیدین کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ اپنے مدرسہ رحمانیہ کے نزدیک واقع مسجد رحمانیہ میں تقریباً آٹھ سال سے میں بلا تنخواہ خطبہ دیتا آرہا تھا ۔ ۱۹۸۷ء میں ایک خطبہ جمعہ میں نے حدیث کے مطابق دیا ۔ اور اس میں پہلی مرتبہ عام لوگوں کے سامنے رفع الیدین کیا ۔ جب کہ اس سے پہلے کسی شخص کو میرے رجحانات کا اشارہ تک بھی نہیں تھا ۔ اس مسجد کے نمازیوں میں کوئی ایک بھی اہلحدیث نہیں تھا ۔ یا دیوبندی تھے اور یا بریلوی ۔

جب حدیث کے مطابق جمعہ پڑھایا اور نیا طریقہ کار اگرچہ سابقہ طریقہ کار سے خاصا مختلف تھا ۔ مگر کوئی نمازی بولا تک نہیں ۔ اچانک تبدیلی پر کسی نے کوئی بات تک نہیں کی بلکہ اطمینان کے ساتھ میری اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی اور بڑے اطمینان سے چلے گئے ۔ شاید گھروں میں جا کر تبصرے کیے ہوں گے ۔ عصر کی اذان میں نے طلباء سے اوّل وقت پر دلائی ۔ یہ بھی ایک نئی بات تھی ۔ پھر بھی کوئی اعتراض نہ ہوا ۔ عصر کی جماعت میں نے خود کرائی لوگوں نے اطمینان سے عصر کی نماز پڑھی اور چلے گئے پھر مغرب کی نماز سے پہلے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے رفع الیدین شروع کر دی ہے اور ہمیں بتایا تک نہیں اور نہ ہی ہم سے مشورہ کیا ہماری تو آپ کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ آپ برائے مہربانی تا فیصلہ نماز نہ پڑھائیں تا کہ اختلاف پیدا نہ ہو۔ میں حکمتاً خاموش ہوگیا اور میرا ہی طالب علم جماعت کرانے لگ گیا۔ مسجد کی انتظامیہ دیوبندی تھی۔ میں بھی مسجد کے بانیوں میں شامل تھا۔ محلے میں ایک دو گھر بریلویوں کے زمیندار تھے اور ایک دو ویسے با اثر تھے۔ دیوبندی بریلوی حضرات کے دروازہ پر چل کر گئے اور ان سے مدد مانگی کہ حنفیت کو خطرہ ہے آپ ہماری مدد کریں۔ علاقہ کے دیوبندی اور بریلویوں نے اتحاد کر لیا۔ اس طرح ان کا میرے خلاف ایک محاذ قائم ہوگیا۔ حتیٰ کہ اہل محلہ نے میرے ساتھ بہت زیادتیاں کیں۔ لڑائیاں لڑیں۔ مجھ پر حملے کیے۔ میرے کتب خانے کو لوٹ لیا۔ ایک مرتبہ آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ میرے گھر میں پتھر مارتے رہے۔ دنیاوی اعتبار سے مجھے بہت زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ میرا سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ صورت حال یہ ہوگئی کہ پورے محلے میں مجھے کوئی قیمتاً دودھ دینے کو تیار نہ تھا۔ تقریباً تین فرلانگ جا کر بازار سے دودھ لانا پڑتا تھا۔ جن سے پہلے دودھ لینا تھا انہوں نے کہا آج سے آپ کا دودھ بند ہے۔ میں نے فوراً حساب کر کے ان کے پیسے دے دیے۔ پھر انہوں نے میرے مطب کا بائیکاٹ کیا۔ میں نے زبدۃ الحکماء کیا ہوا ہے اور A کلاس میں رجسٹرڈ بھی ہوں۔ ۶۰۶۷ میرا رجسٹریشن نمبر ہے۔ اچھا خاصا بڑا مطب تھا۔ لوگوں نے میرے پاس سے دوائیاں لینا چھوڑ دیں۔ اس سال دوائیاں نہ بکنے کی وجہ سے تیس چالیس ہزار کی دوائیاں زائد المیعاد ہو کر بیکار ہوگئیں۔ ایک مرتبہ میں شہر کی مسجد میں درس قرآن دے رہا تھا کہ پچیس تیس آدمی کلہاڑیوں کسیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر آئے اور مسجد سے ملحقہ میری دکان کی دیوار گرانا شروع کر دی۔ اتنے میں میں پہنچ گیا۔ ان کو زبان سے روکا وہ نہ رکے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر لڑائی ہوئی ادھر پچیس تیس مسلح آدمی اور ادھر میں اور میری دیسی برقع میں پردہ پوش بیوی اور نابالغ معصوم بچے۔ تقریباً نصف گھنٹہ کی لڑائی کے بعد آخر کار وہ بھاگ گئے۔ ہمیں اچھے خاصے زخم آئے۔ عرصہ بعد اس جھگڑے میں شامل لوگوں میں سے ایک شخص کی بدترین موت واقع ہوئی۔ جس کے بارے میں میرے مخالفین بھی کہتے تھے کہ اسے ہماری بددُعا لگی ہے۔ نشتر ہسپتال ملتان میں داخل رہا۔ کئی روز تک اس کا پاخانہ خون کے ساتھ مل کر منہ کے راستے خارج ہوتا رہا۔ اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔

والدصاحب کی زندگی میں تو مختلف قسموں کے کاروبار کرتا تھا۔ زراعت کے علاوہ کچھ کپڑے کا کاروبار تھا اور پلاٹ وغیرہ لے کر بیچا کرتا تھا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد میرا کاروبار زیادہ تر پلاٹوں کا رہا ہے۔ اللہ نے بڑی برکت دی۔ خودکفیل ہوکر مدرسہ چلایا۔ حنفیت کے دَور میں بھی اور اَب بھی مدرسہ کے لیے کسی قسم کا کبھی کوئی چندہ نہیں لیا۔ نہ زکوٰۃ نہ کھالیں اور نہ کبھی گورنمنٹ سے کوئی گرانٹ لی۔

اہلحدیث ہوجانے کے بعد میں نے اپنے بعض ہم سبق ساتھیوں سے رابطہ کیا۔ ہماری آپس میں بحثیں بھی ہوئیں دلائل کا نیا دلہ بھی ہوا۔ بعض دوستوں کے پاس میں چل کر بھی گیا۔ جن کے بارے میں مَیں سمجھتا تھا کہ سلیم الفطرت ہیں اور میری بات کو سنجیدگی سے سُنیں گے۔ جو دوران تعلیم خود کہا کرتے تھے کہ تقلید بڑی چیز ہے اس سے بچنا چاہیے۔ میں ان سے ملا۔ ان سے بحثیں اور مناقشے ہوئے۔ کئی اہلحدیث ہوگئے مگر اکثر نے مجھے مایوس کیا۔

عوام الناس میں تو بے شمار اہلحدیث ہوئے۔ مگر علماء میں سے اب تک ۲۷ علماء میری دعوت پر مسلک اہلحدیث قبول کر چکے ہیں۔ احناف کو زیادہ دُکھ اسی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مفتی عبدالرحمان صاحب رحمانی کے ہاتھوں ماسٹر امین اوکاڑوی حنفی دیوبندی کی عبرتناک شکست اور ۲۷ جید حنفی علماء کے تقلید چھوڑ کر مسلک اہلحدیث قبول کرنے کے دستاویزی ثبوت

موسٹ ہشمیرہ میں اہلحدیث عالم کے مقابل امین اوکاڑوی کی شکست کا عکس۔

حق و صداقت کی فتح

اعلان حق

دوران مناظرہ امین اوکاڑوی کی شکست کی نقل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست علماء کرام و دانشوران

جنہوں نے مفتی عبید اللہ [illegible] کی مجالس درس و مذاکرہ میں مسلک اہلحدیث قبول کیا۔

- مولانا رشید احمد [illegible] صاحب موضع [illegible] تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ (فاضل عربی۔ ایف۔ اے)
- مولانا [illegible] غلام [illegible] صاحب [illegible] ضلع خانیوال (فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی۔ ایف۔ اے)
- مولانا [illegible] صاحب [illegible] ضلع مظفر گڑھ (فاضل درس نظامی)
- مولانا [illegible] صاحب کبیر والہ ضلع خانیوال (فاضل درس نظامی۔ فاضل عربی۔ ایف۔ اے)
- مولانا [illegible] صاحب کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (فاضل عربی۔ فاضل وفاق المدارس۔ بی۔ اے)
- مولانا نصیر احمد صاحب عبد الحکیم ضلع خانیوال (فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی۔ میٹرک)
- مولانا حافظ غلام [illegible] صاحب چک نمبر [illegible] تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (فاضل درس نظامی میٹرک)
- مولانا عبد المالک صاحب کبیر والہ ضلع خانیوال (فاضل درس نظامی۔ فاضل عربی)
- مولانا حافظ عبد الرزاق صاحب چک نمبر [illegible] تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال
- مولانا قاری محمد اشرف صاحب [illegible] ڈیرہ غازی خان (فاضل درس نظامی فاضل [illegible] قرآت)
- [illegible] ضلع ملتان (فاضل درس نظامی)
- مولانا قاری [illegible] صاحب [illegible] کہروڑ پکا ضلع ملتان
- مولانا حافظ محمد شعیب صاحب۔ عبد الحکیم ضلع خانیوال (فاضل عربی۔ میٹرک)
- مولانا عبد الخالق [illegible] چک نمبر [illegible] ضلع خانیوال [illegible] کراچی (فاضل درس نظامی)
- [illegible] لودھراں ضلع ملتان۔
- [illegible] شجاع آباد ضلع ملتان (ایم اے ایل ایل بی [illegible])
- [illegible] ٹوبہ ٹیک سنگھ ([illegible] فاضل درس نظامی)
- [illegible] عبد الحکیم ضلع خانیوال (فاضل عربی۔ بی۔ اے)
- مولانا [illegible] احمد صاحب چک نمبر [illegible] بورے والا ضلع وہاڑی۔ (فاضل عربی فاضل درس نظامی)
- حافظ عبد الرشید صاحب۔ عبد الحکیم ضلع خانیوال۔ (فاضل عربی۔ میٹرک۔ او ٹی)
- مولانا محمد [illegible] صاحب [illegible] ضلع ملتان (فاضل عربی۔ میٹرک)
- مولانا فضل الٰہی صاحب خانیوال۔ (فاضل درس نظامی)
- مولانا حافظ نذیر احمد صاحب چک نمبر 17 تحصیل و ضلع لیہ (فاضل درس نظامی)
- ماسٹر محمد یعقوب صاحب [illegible] ضلع بہاولپور (بی اے بی ایڈ)
- مولانا عبد [illegible] صاحب۔ فاضل جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک و سابق مدرس جامعہ حقانیہ [illegible] شیخ الحدیث جامعہ [illegible] والا [illegible] جامع مسجد [illegible] ضلع ملتان) [illegible] اہلحدیث مسلک قبول کیا
- قاری [illegible] تحصیل [illegible] ضلع وہاڑی سابق مدرس [illegible] (فاضل تنظیم المدارس [illegible])

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بات کا ہوا تھا کہ ان کے آدمیوں کو اہلحدیث کر رہا ہوں - ان میں سر فہرست مولانا عبدالحق صاحب ہیں جو جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مدرس تھے اور مدرسہ خیر المدارس ملتان میں شیخ الحدیث تھے - ان سے بحثیں کیں دلائل کا تبادلہ رہا اور انہوں نے مسلک اہلحدیث قبول کر لیا -

مسلک اہلحدیث قبول کرنے پر بریلویوں نے اسے ڈرایا دھمکایا اور وہ دو ماہ تک میرے ہاں پناہ گزین رہے - اور آج کل کوئٹہ میں سید عبدالمنان صاحب کے مدرسہ میں شیخ الحدیث ہیں -

ان کے علاوہ قاری حشمت اللہ صاحب ہیں جو تنظیم المدارس، وفاق المدارس عربیہ اور بعد میں میرے مدرسہ سے امتحان دے کر وفاق المدارس سلفیہ سے بھی پاس ہوئے - جید عالم فاضل اور قاری ہیں عبدالحکیم میں عبدالحکیم دربار پر بریلویوں کا ایک مدرسہ ہے وہاں مدرس اور خطیب تھے - دو سال قبل تائب ہو کر مسلک اہلحدیث قبول کیا - پھر اپنے علاقہ وہاڑی میں واپس چلے گئے - وہاں ان کو مسلک کی تبدیلی پر لوگوں نے بہت پریشان کیا - اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے فوج میں سروس کر لی ہے بالکل نوجوان ہیں -

اسی طرح تونسہ کے ایک قاری غلام رسول صاحب ہیں جو قرأت سبعہ کے قاری ہیں - وہ بھی اہلحدیث ہو چکے ہیں - حاصل پور میں ایک معروف عالم عبدالحمید صاحب ہیں وہ بھی مسلک اہلحدیث قبول کر چکے ہیں - الغرض ۲۷ جید علماء نے اس مسلک حقہ کو قبول کیا - جن کے نام پتے میرے پاس محفوظ ہیں -

کچھ طالبات جو میرے مدرسہ سے فارغ ہو کر گئی تھیں حنفیہ تھیں اور فاضلہ تھیں - انہوں نے بھی مسلک حقہ قبول کیا - خانیوال کے ایک دوست فضل الٰہی صاحب ہیں وہ بھی حنفیت سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو چکے ہیں - میری بیوی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اپنی دعوت اور تقریروں کے ذریعے بے شمار طالبات اور محلّے کی عورتوں کو اہلحدیث کیا۔ مردوں کی نسبت عورتوں نے زیادہ تعداد میں مسلک اہلحدیث قبول کیا۔ کیونکہ ان پر دوہری محنت ہوتی تھی۔ میرے خطبے اور درس بھی سُنتی تھیں اور میری بیوی بھی دعوت کا کام کرتی تھی۔ اس لیے عورتوں میں مسلک اہلحدیث کی اشاعت زیادہ ہوئی۔

احمد پور شرقیہ کے قریب موضع شمیرہ میں ماسٹر امین اوکاڑوی سے مناظرہ ہونا قرار پایا۔ مگر مناظرہ سے پہلے ہی ماسٹر امین اوکاڑوی صاحب فرار ہو گئے۔ وہاں کا صدر مناظرہ اہلحدیث ہو گیا۔ جھنگ میں مناظرہ ہوا وہاں بھی صدر مناظرہ اور دوسرے کئی لوگ اہل حدیث ہو گئے اور صدر مناظرہ نے باقاعدہ اہلحدیثوں کی فتح لکھ کر دی۔ البتہ ہارون آباد مناظرہ بڑا دلچسپ تھا۔

میری دو تقریریں ہارون آباد میں ہوئیں۔ وہاں پر ایک راؤ محسن خان صاحب دیوبندی تھے وہ میری تقریروں سے بہت متاثر ہوئے۔ اتفاق سے انہوں نے ایک روز مسجد اہلحدیث میں رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھی۔ راؤ صاحب دیوبندیوں کے ایک مدرسہ کے سرپرست بھی تھے۔ جب دیوبندیوں کو رفع الیدین کی خبر ملی تو وہ راؤ صاحب کے پاس آئے اور کہا۔ راؤ صاحب یوں تو نماز خراب ہو جاتی ہے۔ راؤ صاحب نے کہا یہ کیا بات کرتے ہو۔ میں اہلحدیث تو نہیں ہوا البتہ ایک تقریر میں میں نے سُنا تھا کہ رفع الیدین بھی سنت ہے۔ اس لیے میں نے ایک مرتبہ سنت سمجھ کر کر لی۔ اگر بقول تمہارے رفع الیدین منسوخ ہو گئی ہے۔ تو مجھے دلائل دو۔ دوبارہ نہیں کروں گا۔ تو انہوں نے مناظرے کا اہتمام کیا اور ماسٹر امین اوکاڑوی کو بُلایا۔ راؤ صاحب کی بیٹھک میں مناظرہ ہوا۔ ہم نے متکلم پروفیسر طالب الرحمٰن شاہ صاحب کو رکھا میں معاون بن گیا۔ یہ مناظرہ چار گھنٹے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تک ہوتا رہا۔ موضوع صفۃ الصلوٰۃ تھا۔ یہ مناظرہ کیسٹوں میں محفوظ ہے۔ ثالث بھی راؤ صاحب تھے۔ راؤ صاحب مناظرہ کے اختتام پر بمعہ خاندان اہلحدیث ہو گئے۔ اور اہلحدیثوں کی فتح کا فیصلہ بھی تحریر کر کے دیا۔ بعد میں یکے بعد دیگرے بہت لوگ اس جگہ اہلحدیث ہوئے۔

ایسے ہی لودھراں میں میری تقریر ہوئی۔ دوران جلسہ چھ آدمیوں نے اٹھ کر اہلحدیث ہونے کا اعلان کیا اور شمارے تعلیم یافتہ معزز لوگ تھے۔ ان میں ایک چوہدری صدیق صاحب سابق انجینئر اور لودھراں کے زمیندار بھی ہیں۔ اس سے لودھراں میں ایک رو چل پڑی ۷۲ یا ۷۳ آدمی اہل حدیث ہوئے یہ ڈیڑھ سال پہلے کی رپورٹ ہے اب تو اور بھی زیادہ ہو گئے ہوں گے۔ وہاں پر ایک نوجوان کی لوٹوں کی دکان ہے وہ بھی اہلحدیث ہوا۔ وہ شخص مسلک اہلحدیث کا شیدائی ہو گیا۔ اپنے خاندان میں اس نے بہت محنت کی اور بہت سے لوگ اہلحدیث ہوئے۔

دراصل دیوبندی بھی اب اپنے اصل عقائد پہ نہیں رہ گئے۔ بلکہ بریلویوں کی طرف جھک گئے ہیں اگر کوئی کسر رہ گئی تھی تو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب نے "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں سات متنازعہ فیہ مسائل کا بین بین راستہ نکال کر پوری کر دی۔ کیونکہ وہ چشتی سلسلہ کے ایک شیخ تھے۔ وحدت الوجود کے قائل تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی انہیں کے جانشین تھے انہوں نے اشتراکیت اور تصوف اور حلولی عقیدے سارے اپنی کتابوں میں بھر دیے اور ان کے تمام فیصلے بریلویوں کے حق میں جاتے ہیں بلکہ

دیوبندیوں کے ہاں بھی خانقاہی نظام ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی جو دیوبندیوں کے ایک گروپ کے قائد تھے۔ ان میں پنجاب کے سب سے بڑے خلیفہ حق کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ان کے مدرسہ محمود العلوم جو کہ مولانا محمود الحسن صاحب کے نام سے ہے میں شیخ الحدیث کے طور پر ڈھائی تین سال پڑھاتا رہا ہوں۔ وہ فوت ہوئے تو ان کی خانقاہ عبدالحکیم میں بنی ہوئی ہے۔

بلکہ دیوبندی اور بریلوی نام کا ہی فرق ہے یا بعض رسمی چیزوں کا فرق ہے۔ مثلاً جو معروف درود بریلوی پڑھتے ہیں دیوبندی نہیں پڑھتے البتہ عقیدہ یہ رکھتے ہیں کہ جائز ہے۔ مولانا حسین احمد کے ملفوظات میں اس کے جواز کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ ان کی فقہ بھی ایک ہے۔ عقیدہ بھی ایک ہے اور تصوف بھی دونوں میں موجود ہے۔

۲۴۔ حافظ شبیر محمد صاحب لودھراں

مولانا عبیدالرحمٰن صاحب جو کہ لودھراں میں مرمت سلائی مشین کی دوکان ہے جو کہ اس وقت لودھراں کی جماعت کے رکن رکین ہیں نے بیان کیا کہ ہمارے والد صاحب حافظ قرآن تھے اور نہایت پرہیز گار سے مسلمان تھے جلالپور پیروالا میں کبھی کبھار مسئلہ پوچھنے چلے جاتے خود بخود مسائل کی تحقیق کر کے اہلحدیث ہو گئے تھے۔

دراصل ہر مخلص مسلمان اپنی نجات کو مقدم رکھتا ہے اور ہر وہ مسئلہ جو کسی غلطی کی بنا پر عمل پیرا ہو اسے چھوڑنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے دیوبند علمائے کرام اکثر سمجھ سوچ کر تحقیق کرنے سے اہلحدیث ہو رہے ہیں اور عوام کو بھی جب کسی مسئلہ میں الجھن ہوتی ہے تو اپنے علماء سے پوچھتے ہیں تو وہ انہیں مطمئن نہیں کر سکتے بالآخر جزوی تحقیق سے اس مسئلہ کی وجہ سے اہلحدیث ہو جاتے ہیں۔

بلکہ میں نے تو جس کو پوچھا وہ ہی چند پشتوں سے ہندوؤں سے مسلمان ہوئے اور پھر اسلام کی تحقیق میں اہلحدیث ہو جاتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا اسماعیل صاحب سلفی رحمۃ اللہ علیہ جب گوجرانوالہ بطور خطیب مقرر ہوئے تو گوجرانوالہ میں صرف تین مسجدیں اہلحدیث کی تھیں اور مولانا حاجی پورہ محلہ میں رہتے تھے۔ وہ ... کو ساتھ لاتے اور نماز با جمعہ پڑھا کر ساتھ حاجی پورہ لے جاتے یعنی صرف ... ہی نہ تھی بلکہ خوف بھی تھا لیکن جب مولانا فوت ہوئے تو گوجرانوالہ میں ... مساجد اہلحدیث کی بن چکی تھیں الحق یعلوا ولا یعلی حق ہمیشہ غالب ہی ہوتا رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور آج جب یہ الفاظ لکھے جا رہے ہیں یعنی ۱۹۹۱ء تک قریباً ڈیڑھ صد مساجد اہلحدیث کی ہو چکی ہیں۔

۲۴۔ صوفی احمد دین صاحب دیونہ گجرات حال گوجرانوالہ ناظم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

بندہ کی پیدائش دیونہ گاؤں جو ضلع گجرات میں اہلحدیث کا پہلا گاؤں ہے ۱۹۳۲ء میں پیدائش ہوئی مرکزی مسجد اہلحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ جو مولانا حافظ عبدالمنانؒ محدث وزیر آبادی کے شاگرد تھے۔ خطابت وامامت اور طلباء کو درس نظامی تک پڑھاتے تھے۔

چند گھر احناف تھے مگر جمعہ وہ استاذی المکرم کے پیچھے ہی ادا کرتے تھے بندہ کا پورا خاندان بریلوی تھا وہابیوں سے سخت نفرت تھی اس لیے مسجد میں نہیں بھیجتے تھے۔

گاؤں میں پرائمری کی چار جماعتیں پاس کر کے پانچویں جماعت میں گجرات زمیندارہ ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ سوائے چند اساتذہ کے تمام اساتذہ بمعہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے اہلحدیث تھے صبح خود ہیڈ ماسٹر سید ناظر حسین قدوسی ترجمہ قرآن کریم تمام طلباء کو پڑھاتے تھے اور نماز ظہر بھی باجماعت ہوتی حجامت اور لباس اسلامی ہوتا جو اس کی خلاف ورزی کرتا جسمانی سزا خود ہیڈ ماسٹر صاحب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دیتے بندہ گھر کے ماحول کی وجہ سے سکول سے چھٹی کے بعد چوک پاکستان مفتی احمد یار گجراتی مرحوم کی مسجد میں چلا جاتا وہاں نماز ظہر اور عصر ان کی اقتدا میں پڑھتا اور عصر کے بعد اپنے گاؤں پیدل جاتا اور پیدل ہی آتا۔ میٹرک تک صرف تین غیر حاضریاں ہوتیں۔

ایک پٹھان جو ماموں جان کا فوجی دوست تھا اس سے نماز سیکھی اور پٹھان نماز بریلوی مساجد میں پڑھتا تمام بڑے بڑے درباروں مزاروں پر جاتا تھا۔

ایک روز مجھے گاؤں کی مسجد میں ایک پرانا پنجابی اشعار کا ورق ملا جس پر یہ شعر تھے ؎

کدھ نہ چھوڑے جنھے ڈگے طبق زمین اڈادے
اینویں آمین منافق دا سارا بدن جلا دے!
ایڈا جوش کدے نہ آوے جے سو شرک کماوے
بھانویں اس دی عورت، یارو ظاہراً برا کماوے
پر آمین آکھن والے تائیں ہر کوئی مارن آوے
کھوتے چارن والا بھی اس نوں برا مناوے
کنجراں دا ہگوں جنھے یارو ساری عمر گزاری!
اوہ بھی فاتحہ خلف الاماموں کردا گریہ زاری
گریہ زاری نہیں اوہ یارو لگ گئی اس بیماری
تد تک اس نوں آرام نہ آوے جد تک ہوئے نہ عاری

یہ اشعار پڑھنے کے بعد مولوی محمد اسماعیل جو مولانا محمد عالم صاحب کے شاگرد تھے پوچھا آپ اونچی آمین کیوں کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ بہرہ ہے انہوں نے کہا اونچی آمین کہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحیح بخاری میں حدیث آتی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بندہ نے ظہر کی نماز مفتی احمد یار صاحب گجراتی کے پیچھے پڑھ کر سوال کیا کہ اُونچی آمین کہنی حدیث میں آتی ہے انہوں نے فرمایا کوئی نہیں آتی گھر آکر مولوی محمد اسماعیل صاحب سے بخاری شریف کی آمین والی حدیثیں پھر باب آمین اصل عربی میں لکھائی اور دوسرے کاغذ پہ اس کا ترجمہ لکھا اور صفحہ بھی لکھا لیا۔

سکول تفریح کے بعد مولانا محمد عالم صاحب جو ہمارے اسلامیات اور عربی کے استاد تھے اس کو عربی عبارت پڑھائی اور پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا یہ بخاری شریف کی صحیح حدیث ہے۔ میں نے ان سے ترجمہ لکھوایا تو جو مولوی اسمٰعیل صاحب نے ترجمہ لکھا تھا مل گیا میں نے مولوی صاحب سے کہا کیا آپ بھی اُونچی آمین کہتے ہیں انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا کیوں وہ خاموش ہو گئے۔ کیونکہ وہ حنفی تھے رات کو گھر آکر مولوی اسماعیل صاحب سے صحیح بخاری عربی لے لی۔ اور نماز ظہر کے بعد مفتی احمد یار گجراتی صاحب کو کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اُونچی آمین والی کوئی حدیث نہیں اور کسی حدیث میں نہیں آیا بندہ صحیح بخاری کی حدیث نکال کر کتاب ان کے آگے رکھ دی اور حدیث کی عبارت پہ انگلی رکھ کے کہا پڑھو۔

انہوں نے کتاب کو بند کر دیا اور مجھے قریب کر کے فرمایا آپ بہت ذہین نمازی اچھے بچے ہیں ایک وقت ایک ہی کام ہوتا ہے۔ آپ پورا وقت سکول کی تعلیم پر لگائیے سکول کی تعلیم مکمل ہو جائے گی پھر دین کا علم سیکھنا پڑھنا یہ سب انہوں نے اُونچی آواز سے فرمایا جو تمام نمازیوں نے سُنا پھر مجھے اپنے قریب کر کے میرے کان میں آہستہ سے فرمایا کہ کتاب وہابیوں کی ہے بندہ خاموش ہو گیا اس وقت سکول میں اتوار کو چھٹی ہوتی تھی اتوار کو لاہور چلا گیا۔ کشمیری بازار میں جلال دین۔ چراغ دین اور دیگر کتب فروشوں سے بخاری نکال کر دیکھی ہیں جو مولوی اہلحدیث نے حدیث لکھ کر دی تھی لکھی تھی میں نے کہا یہ وہابیوں کی بنی ہوئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہے تاجر کتب نے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح بخاری شریف حدیث کی قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے اس لیے اس کے ساتھ صحیح بخاری لکھا ہے ۔ میں نے کہا ہمارے مفتی احمد یار صاحب کہتے ہیں کہ وہابیوں کی کتاب ہے کتب فروش نے کہا یہ ان کی بات غلط ہے ۔

سوموار سکول سے فارغ ہو کر ظہر کی نماز مفتی احمد یار صاحب گجراتی کے پیچھے پڑھی اور عرض کیا جناب میں آپ کو صحیح بخاری شریف کی کتاب سے آمین بالجہر کی حدیثیں دکھائیں اور جناب نے کتاب بند کر کے فرمایا یہ وہابیوں کی کتاب ہے ۔

اب برائے مہربانی مجھے سنیوں کی حدیث کی کتاب دکھائیے میں نے یہ یہ مسئلہ پڑھنا ہے ۔

وہ فرمانے کہ آپ کو کسی وہابی مولوی نے گمراہ کرنا شروع کر دیا ہے ۔

اب اس کے بعد بندہ مسجد اہلحدیث میں نماز پڑھنی شروع کر دی اور مولوی محمد عالم سے قرآن مجید کا ترجمہ شروع کر دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے مسلک حقہ اہلحدیث نصیب ہو گیا تقریباً ۱۴ سال پہلے مولانا حافظ محمد عالم صاحب اور کچھ سید میر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب وسنت کا علم پڑھا سات سال میں ۔

صبح درس میں قرآن مجید استادِ مکرم کی موجودگی میں ختم کیا اب تک اللہ تعالیٰ اپنے دین حقہ کی خدمت لے رہا ہے ۔ اللہ آخری دم تک اسی مسلک حقہ اہلحدیث کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور اسی پر خاتمہ با ایمان کرے ۔

ناچیز فقیر صوفی احمد دین حنیف سابق خطیب مسجد اللہ توکل منڈی بہاؤالدین مقیم حال کی مسجد اہلحدیث گرجاکھ ۔ گوجرانوالہ ۔

۲۹/۷/۹۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۵- قاری محمد اسماعیل صاحب گھرجاکھ فاضل سبع قرأت

حضرت قاری محمد اسماعیل

صاحب قرأت کے فن کے مانے ہوئے استاد اور ہم سبق حضرات میں سے ایک لائق ہونہار قاری تھے اکثر انہیں اہلحدیث کے مدارس میں بھی پڑھانے کا وقت ملتا رہا ہے لیکن وہ یہ شرط پہلے کر لیتے بھائی میں دیوبندی ہوں اگر بحیثیت دیوبندی تمہیں قبول ہے تو میں حفظ کے شعبہ کی مدرسی قبول کرتا ہوں کل کو مجھے اہلحدیث ہونے یا رفع الیدین کرنے کے لیے کہنا ہے تو پہلے بتا دو کہ میں ابھی سے ہی انکار کر دوں ورنہ باقاعدہ شرائط طے کر کے مدرس مقرر ہوتے۔

تقدیر انہیں اہوالی مسجد اہلحدیث کے شعبہ حفظ میں لے گئی بہت اچھا وقت گزرتا رہا ان کے پاس ہمیشہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے ترجمہ والا قرآن پاک ہوتا جس کو باقاعدگی سے مع ترجمہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

بچہ کی دودھ پلانے کی مدت کا معاملہ قرآن پاک میں دو سال مقرر ہے کہ بس بچہ کو پوری رضاعت دودھ پلانا ہو اس کی دو سال کی مدت قرآن نے مقرر کی ہے۔ ایک دن مطالعہ کرتے ہوئے سورۃ لقمان کی آیت ۱۴ کا ترجمہ کے مطالعہ سے گزرے وہاں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس آیت کے حاشیہ پر فرمایا ہے۔ "وفصاله عامين كه دودھ پلانا والدہ کا بچہ کو دو برس ہیں" دودھ چھڑانے کی مدت جو یہاں دو سال بیان ہوئی ہے باعتبار غالب اور اکثری عادت کے ہے امام ابوحنیفہؒ جو اکثر ڈھائی سال بتاتے ہیں ان کے پاس کوئی اور دلیل ہوگی جمہور کے نزدیک دو ہی سال ہیں۔" میں بار بار دیکھ کر پھر مولوی محمد رفیق صاحب سے پوچھا اور بہت غور کیا کہ قرآن نے تو دو سال مدت رضاع مقرر کر دی ہے کہ اس سے کم ہو سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی لمن اراد ان یتم الرضاعۃ یعنی مدت رضاعت پوری دو سال تک ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس سے زیادہ نہیں ہے اور پھر بحیثیت حنفی ہونے کے مولوی صاحب نے حنفی مذہب تو بیان کر دیا لیکن چونکہ قرآن پاک کی صریح آیت کے خلاف تھا اس لیے یہ کہہ دیا ”کہ ان کے پاس کوئی اور دلیل ہوگی“ کیا قرآن کے مقابلہ میں کوئی اور دلیل کون سی ہو سکتی ہے میں سمجھ گیا کہ آج تک جو اہلحدیثوں سے اعتراضات سنتے آئے ہیں وہ درست ہی ہیں کیونکہ ”ہوگی“ سے تو دلیل نہیں بن سکتی۔ یعنی اپنے ہم مشرب بزرگ کے حاشیہ کو پڑھ کر اہلحدیث ہو گئے۔

ایک اور آدمی نے کہا کہ میں مولوی احمد یار خان صاحب کی کتاب جاء الحق پڑھ کر اہلحدیث ہوا تھا کیونکہ جہاں سے پڑھتا سوائے غلاظت جھوٹ اور گالیوں کے کوئی چیز نہ ہوتی اس انسانیت سوز عبارت نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں پوچھوں کیا یہ اللہ کا بھیجا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل یہی مذہب ہوا تھا یہ زبان تو بازاری زبان ہے کتاب و سنت کے حامل کی زبان ایسی نہیں ہو سکتی اس تحقیق نے اسے حدیث شریف کے مطالعہ پر لگا دیا جس کی وجہ سے وہ اہلحدیث ہو گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۵ - حوالدار محمد حنیف بمقام خورد ضلع جہلم

یہ ایک فوجی گوریلا کمانڈو کے فرد ہیں اور ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہیں آدم پور ہلواڑہ وغیرہ اڈوں کی تباہی کے لیے ہوائی جہاز سے وہاں اتار گیا تھا۔ وہ اپنی زبانی خود بیان کرتے ہیں کہ ہم کو جس ٹارگٹ پر بھیجا گیا تھا ہم اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہم دو آدمی اکٹھے رہ سکے چونکہ ہم نے بہت بڑا معرکہ کیا تھا کہ ایک آفیسر میس میں جب کہ وہ کھانا کھا رہے تھے ہم نے انہیں اڑا دیا اس کے ہم بھاگنے میں بھی کامیاب ہو گئے لیکن ہمارے پیچھے ملٹری لگ گئی بالآخر ہم ایک گنے (کماد) کے کھیت میں پناہ لی انڈین ملٹری نے اس کا محاصرہ کر لیا اور بڑی فائرنگ کی لیکن ہم دونوں لیٹ گئے میں وہاں پر یہ منت مانی ہے داتا گنج بخش اگر تو ہمیں یہاں سے نجات دی تو......

میرے ساتھی نے کہا او کیا کہہ رہے ہو مر تو ہم چکے ہیں ملٹری نے پورے کھیت کا محاصرہ کیا ہوا ہے اب مرتے وقت بھی کافر ہو کر مر رہے ہو یہ بتاؤ تمہیں ماں کے پیٹ میں کون روزی دیتا رہا اور کس نے وہاں تیری حفاظت کی تھی میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے پھر زندگی و موت کس کے قبضہ میں ہے میں نے کہا اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہے اس نے کہا پھر جو آپ خود فوت ہو کر قبر میں جا چکا ہے وہ تمہیں کیسے بچائے گا ابھی کلمہ شریف پڑھ اور اسلام کا اقرار کر اور اللہ تعالےٰ کو کہہ۔

چنانچہ میری سمجھ میں بات آ گئی میں نے اللہ تعالےٰ سے گڑ گڑا کر دعا کی چنانچہ ہم وہاں پکڑے گئے اور انڈیا کی جیل میں رہے وہاں میں نے قرآن مجید اور اس کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھ دے دی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جس آدمی کی وجہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی تھی وہ سیالکوٹ کے ضلع کا آدمی تھا جب ہم جیل سے آزاد ہو کر (قیدیوں کے تبادلہ میں) واپس آئے تو میں اپنے راہنما دوست کے پاس گیا کہ مجھے بتاؤ اب اہلحدیث کون لوگ ہوتے ہیں چنانچہ جہلم حافظ عبدالغفور صاحب سے اور سیالکوٹ کے مولانا محمد صادق صاحب سے تعارف ہوا حتیٰ کہ آج میں نے اپنے گاؤں میں بھی ایک چھوٹا سا درس قائم کر لیا ہے۔

۲۶۔ حوالدار محمد حسن صاحب (امن پور) پنڈی گھیپ

یہ کر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں قید ہوئے تھے چونکہ قید میں نماز۔ روزہ اور قرآن پڑھنے کا شوق زیادہ ہو جاتا ہے میں متلاشی تھا کہ کوئی آدمی مجھے ملے جو مجھے قرآن پڑھا دے چنانچہ انڈیا ہی میں ایک آدمی مل گیا۔ چونکہ میں جیل میں چالیس نوجیوں کا کمانڈر تھا مجھے رعائتیں بھی تھیں بہرحال انہوں نے میری سہولت کے لیے روشنی اور پڑھائی کے لیے سہولتیں مہیا کیں بس قرآن ہی پڑھتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دل پھیر دیا آج ہم نے اپنے گاؤں میں مسجد بھی بنائی ہوئی ہے اور انہی کاموں میں الحمدللہ دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔

۲۷۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب گھرجاکھ

یہ آدمی ہمارے گھرجاکھ میں ہی رہتے تھے اور حنفی العقیدہ تھے ۱۹۳۹ء میں والد صاحب حج کو گئے تو میں مسند درس پر بیٹھا اور جمعہ کے خطبہ میں اعلان کیا کہ میں قرآن مجید کا ترجمہ ابتداء سے شروع کر رہا ہوں جو لوگ ترجمہ پڑھنا چاہیں وہ قرآن مجید لے کر آیا کریں اور ترجمہ کا سبق پڑھا کریں۔

محمد یوسف صاحب کہا کرتے تھے کہ ہمارا یہ خیال تھا کہ وہابی لوگ جھوٹ بول دیتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسی وجہ سے ہمارا ان کا اختلاف ہوتا ہے۔ لیکن آج کی طرح لڑ جانے والے لوگ نہیں ہوتے تھے بلکہ دنیاوی طور پر ایک دوسرے کے کام آتے ملتے گلتے۔ چنانچہ یوسف صاحب اپنے گھر سے ترجمہ والا قرآن مجید لے کر آیا کرتے۔ میری عادت تھی کہ جتنی آیات تلاوت کرتا ان کا ترجمہ کرتا اور مختصر سی تفسیر کرتا کوئی لمبا چوڑا درس نہ دیتا تاکہ سبق پڑھنے والوں کو سبق یاد ہوتا رہے ابھی ایک پارہ ختم نہیں ہوا تھا۔ نصف سے کچھ اوپر ہی ہوا تھا کہ وہ خود بخود رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے لگا ہا تھ سینہ پر چلے گئے ہمارے ایک دوست نے اسے ازراہ مذاق پوچھا او یوسف تمہیں کیا لڑ گیا اس نے کہا قرآن لڑ گیا ہے بس سمجھتا تھا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اسی لیے میں گھر سے ترجمہ والا قرآن لاتا تھا لیکن انہوں نے کبھی اس کے باہر سے کوئی بات نہیں کی تھی میں سمجھا یہ لوگ سچے ہیں اگر قرآن سچا ہے تو یہ لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ قرآن کے مطابق جو بیان کرتے ہیں وہ قرآن میں ہوتا ہے۔

میں نے اگرچہ ۱۹۳۶ء میں مسند تدریس پر کام شروع کر دیا تھا لیکن میں ابھی اپنی دینی تعلیم سے فارغ نہیں ہوا تھا فراغت ۱۹۴۱ء میں ہوئی تھی۔ الحمد للہ اس وقت سے اللہ تعالیٰ خدمت لے رہا ہے۔

ربنا تقبل منی انک انت التواب الرحیم وشکور حلیم۔

www.KitaboSunnat.com

خالد گھر جاکھی

۱۹/۸/۹۱

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹ ... لاہور
17295

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ملنے کے پتے	فون
اِدارۂ احیاء السُّنّۃ ، گھرجاکھ ، گوجرانوالہ	۸۴۶۶۵
مدینہ کتاب گھر اُردو بازار گوجرانوالہ	۷۶۴۱۲ ۷۵۸۲۱
مکتبۃ القرآن والحدیث جنگی محلّہ پشاور	
جامعۃ علوم الاثریہ جہلم، جامعۃ الاثریہ پشاور	۳۶۷۰ ۴۰۷۹۹
دار الکتب رحمانیہ امین پورہ بازار فیصل آباد	
مکتبۃ رشیدیہ ، راجہ بازار راولپنڈی	
مکتبۃ ثنائیہ جامع مسجد اہل حدیث ۱۹ بلاک سرگودھا	
فاروقی کتب خانہ بوہڑ گیٹ ملتان	۴۱۸۰۹
مکتبۃ ایوبیہ ۔ بنس روڈ ۔ کراچی	۲۱۲۰۱۲

مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ اہلحدیث چوک کورٹ روڈ کراچی ۔ ۴۱۴۱۴۸۹۰